प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो न: 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR
-E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM
(Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:07 / Issue : 332 Thursday 28th November 2024 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۳۳۲ مورخہ، ۲۸ رنومبر ۲۰۲۴ء، بروز جمعرات، ۲۴ رجمادی الاول ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

شاہراہوں سے ترقی کو تقویت ملے گی!

رکن پارلیمنٹ بجرنگ سوناونے نے نتن گڈکری سے ملاقات کی

کیج/نمائندہ: بیڑ ضلع کی ترقی کے لیے قومی شاہراہوں کا جال بچھانا انتہائی ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے رکن پارلیمنٹ بجرنگ سوناونے قومی شاہراہوں کے منصوبوں کی منظوری حاصل کرنے اور بیڑ ضلع کی ہمہ جہت ترقی کو یقینی بنانے کے لیے مرکزی حکومت سے مسلسل رابطے میں ہیں۔ اسی سلسلے میں رکن پارلیمنٹ سوناونے نے مرکزی وزیر برائے سڑک و ٹرانسپورٹ نتن گڈکری سے ملاقات کی اور مختلف مطالبات پر مشتمل ایک یادداشت پیش کی۔ بیڑ ضلع میں توقع کے مطابق ترقی نہیں ہو پائی ہے۔ اگر بیڑ کے اطراف قومی شاہراہوں کا جال بچھایا جائے تو کسانوں، صنعتوں، تاجروں اور شہریوں کے لیے نقل وحرکت آسان ہوجائے گی اوران کی ترقی کو مزید فروغ ملے گا۔ ان اہم مطالبات پر رکن پارلیمنٹ بجرنگ سوناونے نے وزیر نتن گڈکری کے ساتھ تبادلہ خیال کیا۔ مرکزی وزیر کو دی گئی یادداشت میں درج ذیل اہم مطالبات شامل تھے: 1۔ قومی شاہراہ 50 میں شمولیت: امپور پھاٹا-دھونڈ رائے-امپور-بودھے گاؤں-شیوگاؤں سے نیواسا تک کا راستہ قومی شاہراہ میں شامل کیا جائے۔ 2۔ نئے بائی پاس روڈ کی منظوری: قومی شاہراہوں 548 ڈی اور 548 سی پر واقع اہم شہروں کے اطراف نئے بیرونی بائی پاس روڈز کی منظوری دی جائے۔ 3۔ بیڑ شہر کے لیے بائی پاس روڈ: قومی شاہراہ 52 کے جنکشن سے پالوان، تلے گاؤں، واسنواڑی اور رام نگر کے راستے بیڑ شہر کے لیے بائی پاس روڈ کی منظوری دی جائے۔ 4۔ قومی شاہراہ 16 کی توسیع: پتھی پمپل گاؤں دھس-گار ماتھا-ڈونگر کنی-املنیر-دھامن گاؤں-ٹاکلی قاضی تک کے راستے کو قومی شاہراہ میں شامل کیا جائے۔ 5۔ سروس روڈ کی منظوری: بیڑ کے بائی پاس اور دیگر قومی شاہراہوں کے قریب سروس روڈز اور وہیکل انڈر پاس (VUP) کے کاموں کی منظوری دی جائے۔ یادداشت میں زور دیا گیا کہ ان منصوبوں کی منظوری سے بیڑ ضلع کی ترقی کو تیز رفتاری ملے گی اور شہریوں کو بہتر سہولیات فراہم ہوں گی۔ اس موقع پر مرکزی وزیر نتن گڈکری نے ان مطالبات پر مثبت گفتگو کرتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ آئندہ دنوں میں بیڑ کی ترقیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے فنڈز منظور کیے جائیں گے۔ مرکزی وزیر کے اس یقین دہانی سے یہ امید پیدا ہوگئی ہے کہ بیڑ ضلع میں قومی شاہراہوں اور دیگر ترقیاتی منصوبے تیزی سے عمل میں آئیں گے۔ رکن پارلیمنٹ بجرنگ سوناونے نے میڈیا کے ذریعے بتایا کہ وہ ان ترقیاتی منصوبوں کے لیے مرکز کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہیں گے۔

آج ملیہ ہائی اسکول وجونیئر کالج امبہ جوگائی میں یوم دستور اور یوم اطفال کے موقع پر تعلقہ قانونی کمیٹی اور وکیل تنظیم کے اشتراک سے (قانون اس موضوع پر کیمپ) منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے صدر کے طور پر امبہ جوگائی عدالت کے جج واگڈوڑے صاحب موجود تھے ,ایڈوکیٹ محسن مرزا صاحب ایڈوکیٹ عشرت صاحبہ ,ایڈوکیٹ شارق عثمانی صاحب نے تمام طلبہ وطالبات کی رہنمائی کی۔ جلسہ کے اختتام پر انظر سر نے اظہار تشکر کیا۔

شندے کا وزیر اعلیٰ کے عہدے سے دستبردار ہونے کا واضح اشارہ

شیوسینا مودی-شاہ کے فیصلے کی مکمل حمایت کرتی ہے/ شندے

ممبئی 27 /نومبر (عزیز اعجاز) نگراں وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس کرکے اپنا موقف پیش کرتے ہوئے یہ واضح کیا کہ وزیر اعلیٰ کے عہدے کے بارے میں مودی-شاہ جو بھی فیصلہ لیں گے وہ اس کی حمایت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لیے یہ سب سے اہم ہے کہ مہایوتی نے گزشتہ ڈھائی سالوں میں جو کام کیے ہیں اس کی بدولت ہم عوام کی خدمت کر سکے۔ وزیر اعظم مودی نے ڈھائی سال کے لیے وزارت اعلیٰ کی ذمہ داری مجھے دی، اس موقع پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ ایکناتھ شندے نے واضح کیا کہ انہوں نے یہ کہہ کر وزیر اعلیٰ کا عہدہ چھوڑ دیا ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ کے عہدے کے لیے مہایوتی کے کسی بھی امیدوار کی حمایت کریں گے۔ ایکناتھ شندے نے یہ بھی واضح کیا کہ امیت شاہ کے ساتھ کل دہلی میں ملاقات ہوگی اور اس وقت کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں شندے نے کہا کہ کل مودی اور امیت شاہ کو فون کیا۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے حکومت بنانے میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ اب ہماری ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ ہم نے ڈھائی سال میں جتنا کام کیا ہے اس سے زیادہ کام کرنا ہے۔ شندے نے یہ بھی کہا کہ اب صرف مٹھی بھر زمین ہی کافی ہے اور صرف آسمان رہ گیا ہے۔ بی جے پی جو بھی فیصلہ کرے گی اسے شیوسینا کی مکمل حمایت حاصل ہوگی۔ اس موقع پر شندے نے ایک بار پھر ووٹرز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک زبردست فتح ہے۔ ڈھائی سالوں میں ہم نے مہاوتی کے کاموں اور لوگوں کا اعتماد جیتا- یہی نہیں ہم نے فلاحی اسکیموں اور ترقی کو یکجا کیا۔ تبھی بڑی فتح ہوئی اور یہ عوام کی جیت ہے۔

الہدیٰ اُردو پرائمری اسکول بیڑ میں یومِ آئین تقریب کا انعقاد

بیڑ: -نورا یجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی بیڑ کے زیر انصرام چلنے والے الہدیٰ اُردو پرائمری اسکول، بیڑ میں 26 /نومبر یوم آئین Samvidhan Divas کے طور پر منایا گیا اِس مناسبت سے اسکول ھذا کی معلمہ صدیقی حِنا کوثر نے طلبہ کے سامنے بھارت کا دستور کس طرح ترتیب دیا گیا۔۔ دستور ساز ومسودہ کمیٹی کے کام کی اہمیت کو واضح کیا۔ ساتھ ہی اسکول کے صدر مدرس مومن ظفر نے یوم آئین، دستور سے متعلق معلومات آئین میں بتائی گئی ہماری ذمہ داریاں اور ہمارے اختیارات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔۔ طلبہ میں ہفتم جماعت کی طالبات ہاشمی عفیرہ اور عائشہ انصار نے بھارت کے آئین پر اپنا حاصل مطالعہ پیش کیا۔۔ ساتھ ہی ہفتم جماعت کے طلبا وطالبات کے پلے کارڈ کے ذریعے آئین کے پیغام کو پیش کیا۔۔ آخر میں اسکول کے تمام طلبہ واسٹاف نے اپنے ہاتھ آگے کر کے بھارت کے آئین کی تمہید کی بلند خوانی کی۔ یوم آئین پروگرام کو کامیاب بنانے میں الہدیٰ اُردو پرائمری اسکول کے صدر مدرس مومن ظفر، شعبہ ثقافت کے ذمہ دار صدیقی حِنا کوثر، معاون معلمین شیخ پرویز احمد، سید قیصر علی، محمد ندیم، قادری واثق الاسلام، قادری پرویز، مرزا شارق بیگ اِن تمام اساتذہ نے بھرپور تعاون پیش کیا۔

پرنسپل ڈاکٹر دیپا تائی شرساگر مرٹھواڑہ ساہتیہ پریشد کی جوائنٹ سیکریٹری مقرر

بیڑ (نمائندہ): 27 تاریخ کو مرٹھواڑہ ساہتیہ پریشد کی حالیہ ایگزیکٹو کمیٹی کے انتخابات منعقد ہوئے، جس میں مرٹھواڑہ کے مختلف اضلاع سے 22 اراکین کا انتخاب کیا گیا۔ اہم عہدیداروں کی تقرری چھترپتی سنبھاجی نگر میں عمل میں آئی۔ منتخب عہدیداران میں شامل ہیں: صدر: کوتوکراو ٹھالے پاٹلنائب صدور: آسرام لومٹے اور رام چندر تروکے خزانچی: رام چندر کالوکھے جوائنٹ سیکریٹریز: پرنسپل ڈاکٹر دیپا تائی شرساگر اور ڈاکٹر گنیش موہیتے مرٹھواڑہ ساہتیہ پریشد کے حالیہ پانچ سالہ انتخابات میں مرٹھواڑہ کے آٹھ اضلاع سے 22 اراکین منتخب ہوئے۔ ان میں سے پرنسپل ڈاکٹر دیپا تائی شرساگر کو پانچ سال کی مدت کے لیے جوائنٹ سیکریٹری کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ڈاکٹر شرساگر ناتیا پریشد ممبئی کی ایگزیکٹو ممبر، بال رنگ بھومی ممبئی کی نائب صدر، اور بیڑ ناتیا پریشد کی صدر کے عہدوں پر بھی فائز ہیں۔ تھیٹر، موسیقی، اور ادب میں گہری دلچسپی کے باعث وہ ان مختلف شعبوں میں سرگرم ہیں۔ مرٹھواڑہ ساہتیہ پریشد نے کئی کمیٹیاں تشکیل دی ہیں، جن میں شامل ہیں: کتاب ایوارڈ انتخاب کمیٹی ڈرامہ کمیٹی اسٹڈی سرکل وقبائلی، کولی، اور لوک ادب تحقیقاتی کمیٹی پروگرام کمیٹی دیہی لغت کمیٹی ادارتی بورڈ کتاب اشاعت کمیٹی مرٹھواڑہ خواتین مصنفین ادب کمیٹی بچوں کے ادب کی پہل کمیٹی امتحان کمیٹی تقریری مقابلہ کمیٹی لائبریری کمیٹی ان کمیٹیوں میں مرٹھواڑہ بھر کے ادبی شخصیات شامل ہیں۔ پرنسپل ڈاکٹر دیپا تائی شرساگر کی جوائنٹ سیکریٹری کے طور پر تقرری پر صدر کوتوکراو ٹھالے پاٹل، آسرام لومٹے، رام چندر تروکے، رام چندر سالوکھے، دادا گورے، گنیش موہیتے، آ تکرے، ڈاکٹر ودیا ساگر پاٹانکر، پربھاکر سالے گاؤں کر، ستیس سالوکھے، سنیہل پاٹھک، دگڈو لومٹے، ڈی ایس کلکرنی، اننت کراد، سنجے پاٹل دیوالنکر، بالا صاحب کٹارے، رام ناتھ واڈھے اور دیگر نے مبارکباد پیش کی ہے۔

مہاراشٹر گزٹیڈ سول سروسز پریلیمنری امتحان یکم دسمبر کو 215 افسران اور عملہ تعینات

بیڑ، 27 نومبر (پریس ریلیز(: مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (MPSC) یکم دسمبر 2024 کو بیڑ ضلع کے 10 سب سنٹرز میں مہاراشٹر گزٹیڈ سول سروسز پریلیمنری امتحان 2024 منعقد کرے گا۔ امتحان دو سیشنز میں ہوگا: صبح 10 بجے سے دوپہر 12 بجے تک اور سہ پہر 3 بجے سے شام 5 بجے تک۔ کل 3,051 امیدوار اس امتحان میں شرکت کریں گے۔ امتحان کے کامیاب انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے، ضلعی انتظامیہ نے 215 عملے کی تقرری کی ہے، جن میں 10 سب سنٹرز کے سربراہان، 11 معاونین، 47 سپروائزر، اور 147 شریک سپروائزر شامل ہیں، جیسا کہ رہائشی ڈپٹی کلکٹر شیوکمار سوامی کی جانب سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے۔ 26 نومبر کو، رہائشی ڈپٹی کلکٹر اور ڈسٹرکٹ سنٹر کے سربراہ شیوکمار سوامی نے مقررہ افسران اور عملے کو بیڑ کے کلکٹر دفتر میں واقع ضلعی منصوبہ بندی ہال میں تربیت فراہم کی۔ امتحان کے دوران امن و امان کو یقینی بنانے کے لیے تمام سب سنٹرز پر پولیس کا بندوبست کیا جائے گا۔ مزید یہ کہ بھارتی شہری سلامتی قانون 2023 کی دفعہ 163 کے تحت امتحانی مراکز کے 100 میٹر کے دائرے میں امتناعی احکامات نافذ کیے جائیں گے۔ MPSC کی ہدایات کے مطابق، امیدواروں کو موبائل فون، پیجر، کیلکولیٹر، الیکٹرانک آلات یا مطالعے کا دیگر مواد امتحانی مرکز میں لانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ تاہم، امیدواروں کو کھانے کے ڈبے، ہلکے پھلکے ناشتے، اور پانی کی بوتل ساتھ لانے کی اجازت ہوگی۔ دو پرچوں کے درمیان وقفے کے دوران امیدواروں کو امتحانی سب سنٹرز کے احاطے سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ امیدواروں کو صرف وہی مواد ساتھ رکھنے کی اجازت ہوگی جو MPSC نے فراہم کیا ہے۔ اس کے علاوہ، تمام امیدواروں کو اپنے داخلہ کارڈ کے ساتھ درج ذیل میں سے کوئی ایک قابل شناخت دستاویز ساتھ لانا ضروری ہوگا: آدھار کارڈ، الیکشن کمیشن کا شناختی کارڈ، پاسپورٹ، یا اسمارٹ کارڈ کی قسم کا ڈرائیونگ لائسنس۔ ہر سیشن کے لیے شناختی کارڈ کی ایک فوٹو کاپی بھی جمع کروانا ضروری ہوگا۔ امیدواروں کو صبح کے سیشن کے لیے صبح 8:30 بجے اور دوپہر کے سیشن کے لیے دوپہر 1:30 بجے امتحانی سب سنٹر پر حاضر ہونا ہوگا۔ صبح کے سیشن میں 9:30 بجے اور دوپہر کے سیشن میں 2:30 بجے کے بعد آنے والے امیدواروں کو کسی بھی وجہ سے امتحانی مرکز میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ تمام امیدواروں کو ان ہدایات پر سختی سے عمل کرنے کی تاکید کی گئی ہے ،

بھارت میں اقلیتوں پر مظالم روکنے کے لیے اقلیتی تحفظ قانون کا نفاذ ضروری: الیاس انعامدار

بیڑ۔ ۲۷ رنومبر (نمائندہ) اتر پردیش کے ضلع سنبھل میں شاہی جامع مسجد کے سروے کی آڑ میں مسلم اقلیت پر پولیس کی جانب سے شدید تشدد اور مظالم کے نتیجے میں متعدد نوجوانوں کی ہلاکت اور املاک کے بڑے پیمانے پر نقصان کے واقعات پر لوک سیوا تنظیم نے سخت مذمت کی ہے۔ لوک سیوا کے سربراہ ایڈووکیٹ پروفیسر الیاس انعامدار نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ سنبھل کے ضلع مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کو فوری طور پر معطل کیا جائے اور ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے کیونکہ وہ قانون وانتظام برقرار رکھنے میں ناکام رہے ہیں۔ ایڈووکیٹ انعامدار نے نشاندہی کی کہ 1947 میں آزادی کے بعد بھارت میں متعدد قوانین بنائے گئے، جن میں پلیسز آف ورشپ ایکٹ بھی شامل ہے۔ اس قانون کے مطابق: 1۔ 1947 میں موجود مذہبی اور تاریخی مقامات، شہروں کے نام اور عمارات کو محفوظ رکھا جائے گا، اوران میں کسی بھی قسم کی تبدیلی یا انہدام ممنوع ہوگا۔ 2۔ 1947 کے بعد مذہبی اور تاریخی مقامات، جیسے مندروں اور مساجد سے متعلق تمام زیر التواء قانونی تنازعات کو ختم کیا جائے گا۔ 3۔ بابری مسجد-رام مندر کیس اس قانون سے مستثنیٰ ہے، کیونکہ اس کا حل عدلیہ کے ذریعے طے کیا جائے گا۔ ایڈووکیٹ انعامدار نے سوال اٹھایا کہ پلیسز آف ورشپ ایکٹ کے نافذ ہونے کے باوجود عدلیہ کیوں ایسی بے بنیاد درخواستیں قبول کرتی ہے جو فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دیتی ہیں۔ انہوں نے بابری مسجد کے فیصلے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ عقیدے کی بنیاد پر تھا، جو مسلم کمیونٹی کے ساتھ ناانصافی اور بھارتی آئین کے لیے خطرہ تھا۔ اس کے باوجود، مسلم کمیونٹی نے امن کی خاطر عدالت کا فیصلہ قبول کیا۔ تاہم، مساجد کے نیچے مندروں کی موجودگی کے بار بار دعوے ناقابل قبول ہیں۔ حکومت، عدلیہ اور انتظامیہ کو ایسے اقدامات سے گریز کرنا چاہیے جو مخصوص کمیونٹیز کو نشانہ بناتے ہیں اور ملک میں انارکی پھیلنے سے روکنا چاہیے۔ ایڈووکیٹ انعامدار نے وزیر اعظم نریندر مودی پر بھی تنقید کی کہ وہ بی جے پی کے زیر اقتدار ریاستوں میں اقلیتوں کے خلاف فسادات اور مظالم کو روکنے میں ناکام رہے ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ بی جے پی کے رہنما اکثر اقلیتوں کے خلاف توہین آمیز بیانات دیتے ہیں، مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مذہبی مقامات پر حملے کرتے ہیں، جبکہ مودی حکومت خاموش تماشائی بنی رہتی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ملک میں قانون کی حکمرانی ہے یا ان لوگوں کی جو اسے نظرانداز کرتے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم مودی کو چیلنج کیا کہ وہ اپنی قیادت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یوگی آدتیہ ناتھ کی حکومت کو اتر پردیش میں تحلیل کریں اور ملک بھر میں مظلوم اقلیتوں کو انصاف فراہم کرنے کی کوشش کریں۔ ایڈووکیٹ انعامدار نے اقلیتوں کے تحفظ کے لیے اقلیتی تحفظ قانون کے نفاذ پر زور دیا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر ایسے اقدامات نہ کیے گئے تو عوام وزیر اعظم کو ان کے پیشرووں کے مقابلے میں کمزور سمجھیں گے۔ ایڈووکیٹ انعامدار نے اس خدشے کا اظہار بھی کیا کہ سنبھل کے فسادات ممکنہ طور پر مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے نتائج سے عوام کی توجہ ہٹانے یا پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس میں نئے متنازع قوانین متعارف کرانے کی دانستہ کوشش ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور ریاستی بی جے پی ان فسادات میں ملوث ہیں۔ لوک سیوا کی جانب سے بیڑ کے ضلع مجسٹریٹ کے ذریعے صدر مملکت، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ اتر پردیش اور پولیس کے ڈائریکٹر جنرل کو ایک یادداشت پیش کی گئی، جس میں سنبھل واقعے کی مذمت کی گئی۔ یادداشت میں سنبھل میں مسلم اقلیت کے خلاف مظالم کو فوری طور پر روکنے، ضلع مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کو معطل کرنے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔

ملیہ ہائی اسکول امبہ جوگائی میں اے ایم پی اسکالرشپ کے لیے خصوصی رہنمائی سیشن کا انعقاد

امبا جوگائی حضرت منصور شاہ اُردو ہائی اسکول بیڑ کے وفد سید سجاد سر اور قاضی غوث محی الدین زبیر نے طلبہ اور اساتذہ کی رہنمائی کی۔ اسکول ہٰذہ کے اساتذہ کی جانب سے وفد کا استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر پرنسپل اِرشاد انصاری، سید حسین اختر، قاضی فہیم الدیں کے علاوہ اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ موجود تھا سید سجاد سر نے رہنمائی سیشن میں طلبہ کو اسکالرشپ کے لیے درخواست دینے کا طریقہ، مطلوبہ دستاویزات، اور درخواست کی منظوری کے مراحل کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی۔

ملک میں قدیم مسجدوں کے خلاف تازہ مہم کے لیے سپریم کورٹ ذمہ دار ہے: سینئر ایڈوکیٹ راجیو رام چندرن

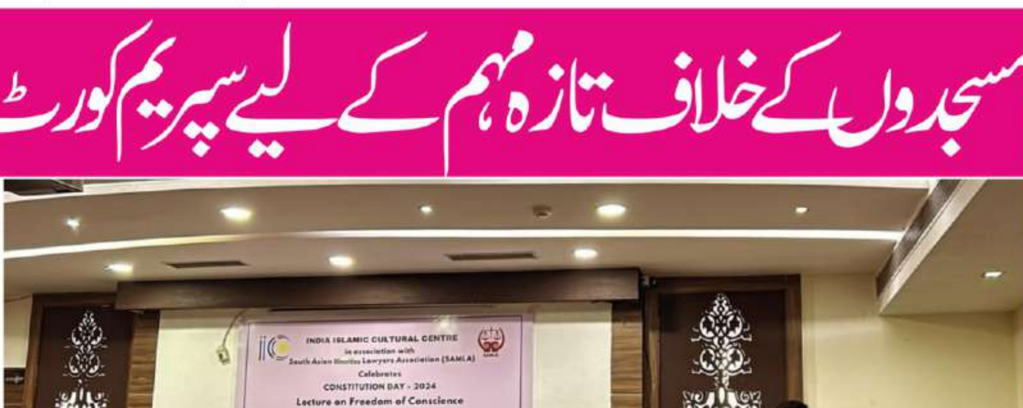
INDIA ISLAMIC CULTURAL CENTRE
in association with
South Asian Minorities Lawyers Association (SAMLA)
Celebrates
CONSTITUTION DAY - 2024
Lecture on Freedom of Conscience
by
Mr. Raju Ramachandran
Senior Advocate, Supreme Court of India
Tuesday, 26th November, 2024

نئی دہلی: اسوقت ملک میں قدیم مسجدوں اور مذہبی مقامات میں مندر تلاش کرنے کی فرقہ پرست عناصر نے جو مہم شروع کررکھی ہے اس کے لیے سپریم کورٹ ذمہ دار ہے جس نے گزشتہ سال بنارس کی تاریخی گیان واپی جامع مسجد میں سروے کی اجازت دے کر اس شرانگیز مہم کا دروازہ کھولا ہے۔ یہ بات سپریم کورٹ کے نامور سینئر وکیل راجیو رام چندرن نے کہی جو بابری مسجد رام جنم بھومی ملکیت مقدمہ میں مسلم فریق کے وکیل تھے۔ ساؤتھ ایشین مائنارٹیز لائرز ایسوسی ایشن (ساملا) نے یوم آئین ہند کے موقع پر انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر کے اشتراک سے کل شام اسلامک سنٹر میں ”آزادئ ضمیر“ Freedom of Conscience کے عنوان سے راجیو رام چندرن کا خصوصی خطبہ رکھا تھا۔ خیال رہے دستور میں بنیادی حقوق کے باب کو ”فریڈم آف کونشنس“ بھی کہا جاتا ہے۔ راجیو رام چندرن نے اپنے لیکچر میں مسئلے کا تفصیلی احاطہ کرتے ہوئے اور عدالت عظمیٰ کے متعدد فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ حقوق مسلمہ ہیں اور مذہبی، علاقائی، لسانی اور نسلی ہر نوع کے اقلیتی برادریوں کے حقوق کی آئین میں پاسداری کی گئی ہے۔ رام چندرن نے کہا کہ دستور کی دفعہ 25 مذہبی آزادی اور اس پر چلنے اور تبلیغ کرنے کی ضمانت دیتی ہے، اور گزشتہ 75 سالوں میں سپریم کورٹ کے جو فیصلے آئے ہیں ان میں بیشتر اس حق کا دفاع کیا گیا ہے جب بھی سیاسی، جانبدارانہ اور اکثریتی مفاد کے پیش نظر اس بنیادی حق پر ضرب لگنے کا خطرہ پیدا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ تبدیلئ مذہب کی آزادی کی بھی دستور ضمانت دیتا ہے۔ اس مسئلے میں دستور ساز اسمبلی میں زوردار بحث ہوئی تھی اور اس اصول کو تسلیم کیا گیا تھا کہ فرد کا اپنا مذہبی عقیدہ تبدیل کرنا اس کا بنیادی حق ہے۔ اس آئینی اصول کے باوجود متعدد ریاستوں نے ”انسداد تبدیلی مذہب“ کے عنوان سے ایسے قوانین بنائے ہیں جو اس بنیادی اصول کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اسی ضمن میں یوپی کے قصبہ سنبھل میں المناک واقعات پیش آئے ہیں اوران میں پانچ معصوم جانوں کا اتلاف ہوا ہے۔ اس تناظر میں زیر تنازع مذہبی مقامات وارانسی اور متھرا کا حوالہ دیتے ہوئے راجیو رام چندرن نے کہا کہ سپریم کورٹ نے بابری مسجد بنام رام جنم بھومی ملکیت مقدمہ میں مذہبی مقامات کے 1947 سے پہلے کی حالت پر برقرار رکھنے کے متعلق قانون کے احترام اور پاسداری پر بڑا زور دیا تھا لیکن خود اس فیصلہ کے خلاف جا کر گزشتہ سال سپریم کورٹ نے گیان واپی جامع مسجد میں سروے کی اجازت دے دی۔ اس فیصلے نے قدیم مسجدوں میں مندر تلاش کرنے کا ایک دروازہ کھول دیا ہے۔ سنبھل کی جامع مسجد کا نام لیے بغیر انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک میں اس حوالے سے جو کیفیت پیدا ہوئی ہے اس کے لیے عدلیہ ذمہ دار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر 1991 کے مذہبی مقامات قانون کی پیروی کی جاتی تو آج یہ حالاتِ پیدا نہیں ہوتے۔ جلسے کی صدارت کرتے ہوئے انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر کے صدر اور سابق وفاقی وزیر قانون و نامور وکیل سلمان خورشید نے کہا کہ دستور نے اقلیتوں کے لیے جو ضمانتیں فراہم کی ہیں ان پر نے اقلیتوں کے لیے جو ضمانتیں فراہم کی ہیں ان پر نیک نیتی سے عمل کیا جانا چاہیے۔ یوم دستور کا بھی یہی پیغام ہے۔ سنٹر کے ٹرسٹی اور سابق پرو وائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی خواجہ شاہد نے تعارفی کلمات میں اس دن کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ساملا کے صدر ایڈوکیٹ ناصر عزیز نے اظہار تشکر کے دوران کہا کہ ساملا کا مقصد جنوبی ایشیا کے تمام ملکوں میں اقلیتوں کے حقوق کی نگہبانی کرنا ہے اور عوام میں دستور فہمی پیدا کرنا۔ اس موقع پر سوال وجواب کی بھی نشست رہی ۔ کیا سپریم کورٹ اب شواہد کے بجائے آستھا کی بنیاد پر فیصلے دے رہی ہے؟ اس سوال کے جواب میں راجیو رام چندرن نے کہا کہ سپریم کورٹ میں 16 عدالتیں ہیں جن میں بعض سختی سے دستور پر عمل کرتی ہیں اور بعض کم۔ جلسے کی نظامت ایڈوکیٹ فہیم احمد خان نے انجام دی جس میں وکلا کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔

جاری کردہ ایڈوکیٹ فیروز خان غازی
سیکرٹری جنرل ساؤتھ ایشین ماءنارٹیز لاءیرس ایسوسی ایشن
موبائل: 9810920561

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR-E-SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

مدارس کا تحفظ سب سے اہم مسئلہ

مولانا ڈاکٹر ابو الکلام قاسمی شمسی

میرا مطالعہ......!

پوری دنیا میں دین وشریعت کی ترویج و اشاعت میں مدارس کا اہم کردار رہا ہے اور آج بھی ہے، برصغیر میں تو مدارس کی ضرورت اور اہمیت سب سے زیادہ ہے، برصغیر میں مدارس و مکاتب نے ہمیشہ اس ضرورت کی تکمیل کی ہے، اس لئے مدارس ہر زمانہ میں مخالفین کے نشانے پر رہے ہیں، چونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ دین وشریعت کی پختہ تعلیم اور امت مسلمہ کو متحد رکھنے کے لئے مدارس و مکاتب بڑا پلیٹ فارم فراہم کرتے ہیں، اگر مسلمانوں کو مدارس و مکاتب اور علماء سے دور کر دیا جائے، تو پھر سب کچھ آسان ہو جائے گا، حالانکہ ہر زمانہ میں مدارس و مکاتب میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد کم رہی، آج بھی ہمارے ملک ہندوستان میں سچر کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق تقریباً ۴؍فیصد مسلمانوں کے بچے مدارس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، دیگر تعلیمی اداروں کے مقابلہ میں مدارس و مکاتب کی تعداد بھی نہایت ہی کم ہے، پھر بھی یہ مدارس و مکاتب کچھ لوگوں کی نظر میں کھٹکتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ موجودہ وقت میں سرکار اور سرکاری ایجنسیاں بھی اس کو نشانہ بنانے لگی ہیں، جبکہ یہ ملک کے آئین کے مطابق چل رہے ہیں۔

میرے مطالعہ کے مطابق موجودہ وقت میں مدارس پر مخالفین اور خود حکومت کا اعتراض یہ ہے کہ مدارس میں معیاری تعلیم نہیں دی جاتی ہے، یہ طلبہ کے حقوق کے خلاف ہے، جبکہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے ہر قسم کے حقوق کی حفاظت کرے، مدارس میں سے جو مدارس مدرسہ بورڈ سے ملحق ہیں، ان میں عصری مضامین شامل ہیں، مگر معیاری تعلیم کی کمی ہے، جہاں تک آزاد مدارس کی بات ہے، تو حکومت کی ایجنسیوں کا اعتراض یہ ہے کہ ان میں صرف دینی تعلیم دی جاتی ہے، عصری علوم کی تعلیم نہیں دی جاتی ہے، جس کی وجہ سے آزاد مدارس کے طلبہ معیاری تعلیم سے محروم ہیں، جبکہ ان کے ابتدائی درجات عصری مضامین شامل ہیں، مخالفین اور سرکار کے اعتراضات صرف ابتدائی اور ثانوی تعلیم پر ہیں، ایسے آزاد مدارس جن میں ابتدائی اور ثانوی درجات میں سال اور عصری مضامین کی کمی ہے، ان میں سال کے اضافہ کے سال عصری مضامین کو شامل کر دیا جائے، تو اعتراض کا بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا، اور مدارس کو بہت حد تک تحفظ فراہم ہو جائے گا، اس سلسلہ چند ضروری باتیں تحریر ہیں۔

(۱) مدارس ملحقہ یعنی جو مدارس ریاستی مدرسہ بورڈ سے ملحق ہیں، اور بورڈ ایکٹ کے نصاب اور نظام کے تحت چلتے ہیں، ایسے مدارس کے ذمہ داروں کو چاہئے کہ وہ مدارس میں معیاری تعلیم کا انتظام کریں، مدارس کی صاف صفائی کی جانب توجہ دیں، وغیرہ وغیرہ

(۲) جہاں تک آزاد مدارس یعنی جو مدارس ریاستی مدرسہ بورڈ سے ملحق نہیں ہیں، بلکہ عوامی چندے سے چلتے ہیں، ان کا اپنا نصاب تعلیم اور نظام تعلیم ہے، ایسے مدارس میں سے بعض میں نصاب تعلیم ۱۶؍سال اور بعض میں اس سے بھی زیادہ سال پر مشتمل ہے، ان میں دینی اور عصری مضامین دونوں کی تعلیم دی جاتی ہے، ایسے مدارس پر مخالفین اور حکومت کی زیادہ نظر نہیں ہے، البتہ بعض آزاد مدارس ایسے ہیں جہاں ابتدائی درجات کا نصاب تعلیم ۵؍سال یا اس سے کم ہے اور عربی درجات ۸؍سال یعنی ۱۳؍سال یا اس سے کم پر مشتمل ہے، نیز ابتدائی ۵؍سال میں عصری مضامین شامل ہیں، مگر ضرورت کے مطابق نہیں ہیں، اسی پر زیادہ اعتراضات ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے دشواریاں پیش آتی ہیں، اس لئے اس پر غور وخوض کر کے ایسے مدارس کے ابتدائی اور ثانوی سطح کے نصاب میں سال اور مضامین کا اضافہ کر کے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ معیار کا کر دیا جائے، تو بہتر ہوگا، یعنی ابتدائی درجات کو ۵؍سال کے بجائے ۸؍سال اور عربی اول و دوم کو ملا کر ۱۰؍سال یعنی میٹرک معیار کا کر دیا جائے، اسی طرح عربی سوم و چہارم ۲؍سال کو ملا کر ۱۲؍سال یعنی انٹرمیڈیٹ کے معیار کا کر دیا جائے، نیز ان میں ضرورت کے مطابق عصری مضامین شامل کر دیئے جائیں، اور اوپر کے درجات حسب سابق رہیں، تو اعتراضات بہت حد تک دور ہو جائیں گے، اور اس سے طلبہ کا بھی فائدہ ہو جائے گا کہ وہ عصری علوم سے بھی واقفیت رکھنے والے ہو جائیں گے۔

موجودہ وقت میں مدارس کے قیام کی جانب زیادہ توجہ ہے جبکہ موجودہ وقت میں اس جانب توجہ کی زیادہ ضرورت ہے کہ ہم اپنے مدارس کو معیاری بنائیں، وقتی تقاضوں سے ہم آہنگ کریں، اعتراضات کے سدباب کی جانب توجہ دیں، آئندہ مدارس قائم کریں تو اپنے معیار اور ملکی قوانین وضوابط کو بھی پیش نظر رکھیں، تاکہ ہمارے مدارس خطرات سے محفوظ رہیں، نیز اس کی بھی ضرورت ہے کہ موجودہ وقت میں ماڈل مدارس قائم کئے جائیں، جو درجہ اول سے عربی چہارم تک یعنی انٹرمیڈیٹ سطح تک ہو، جس میں طلبہ کو دینی مضامین کے ساتھ عصری مضامین پر مشتمل نصاب تعلیم کے مطابق تعلیم دی جائے، اور طلبہ کے لئے عربی اور انگریزی کی پختہ اور مضبوط تعلیم کا انتظام کیا جائے۔

اللہ تعالی مدارس کی حفاظت فرمائے۔

انتخابات ہیں-----

مسلمانوں پر تنقید لازمی ہے!

ایڈوکیٹ
شیخ شاہد عرفان، ممبئی

عصر حاضر کے بڑے بڑے سیاستدان متبادل طرز حکومت کی تلاش میں کوشاں ہے مقصد کسی نہ کسی طرح مسلسل حکمرانی کا تاج انہیں کے سر پر سجا رہے، چین اور روس کے صدر نے یہی طریقہ کار کو بروئے کار لاتے ہوئے مستقلاً ملک کی صدرات کا ذمہ از خود لے رکھا ہے دوسری جانب مشرق وسطی میں بادشاہت کا دور جاری ہے جہاں عوام کی رائے عامہ کو کوئی حثیت حاصل نہیں ایک شخص ملک کا بادشاہ بن کر سلسلہ بادشاہت اپنے ہی خاندان میں جاری رکھتا ہے، بھارت میں موجودہ سیاسی حکمران کچھ اسی طرز کے حربے گزشتہ دس سال سے آزمانے پر پر عزم ہیں، ایسی کیا وجہ ہے سیاستدانوں کی؟

مذہب کو حکومت سازی کے لئے برسوں سے استعمال کیا جا رہا ہے، سیاسی جماعتوں کے لیڈر اس گمان میں ہیں کہ ہم تو عوام کے بڑے لاڈلے ہے، ملک کے اکثریتی فرقے میں ہمارا اثر ورسوخ سر چڑھ کر بول رہا ہے ہم نے بابری مسجد مسمار کر کے بھارت میں بسے مسلمانوں کو ایذاء پہنچائی اس کوشش میں ہم نے اکثریتی فرقے کی ذہن سازی کی ہم نے جسمانی وذہنی طور پر ملک کی اکثریت کو اپنا ہم خیال بنا لیا، ملک میں رہنے والے اقلیتوں کو حاشیہ پر لا کھڑا کر دیا، کسی عدالتی کارروائی کے بغیر ہی ہم نے اقلیتوں کے بلخصوص مسلمانوں کے گھروں کو بلڈوزر سے مسمار کرا انہیں بے گھر کر دیا گوو ہتھیا کے معاملے جگہ جگہ ہم نے گرم کئے ہمارے ہی اشتعال دلانے پر ہجومی تشدد میں معصوم مسلمانوں کو زدوکوب کرا انہیں موت کے سپرد کر دیا، موجودہ سیاسی حکمرانوں کے دلوں میں ذہنوں میں حکومت سازی کیلئے بنایا گیا یہی نقشہ وراستہ ہیں، انہیں راستوں پر یہ ملک کی اکثریت کو لے جا چکے ہیں، تفرقہ، نفرتوں کی بنیاد پر بنے تمام منصوبے وایجنڈے بھارت میں رفتہ رفتہ قانونی شکل میں ڈھالے گئے، مقصد حکومت میں ہر حال میں بنے رہنا، موجودہ سیاسی حکمران کا حال یہ ہے کہ انہیں تو کائنات میں کوئی اور نظر ہی نہیں اتا یہ تو سمجھتے ہے یہی انسان ہیں، ان کے بغیر تو کچھ ہیں ہی نہیں، وہ جس طرح جس سطح پر چاہے مسلمانوں کا استحصال کرنے کا انہیں حق حاصل ہے، مگر اللہ کچھ اور خبر دیتا ہے، کیا ہمیں پتہ ہے جنت کیا چیز ہے؟

بڑے سے بڑا عالم کیا بتاتا ہے؟ تین باغ ہیں ایک میں انگور، ایک میں امرود ہیں، شہید و دودھ کی ندیاں ہیں ایک میں حور وقصور ہیں، لگتا ایسے ہے، پوری کی پوری جنت نیویارک، لندن یا ممبی اور دہلی کے بازاروں میں واقع ہے، ایک چھوٹا سا اندازہ جنت کے تعلق سے یہ ہیں، اس کائنات کی دہلیز سے لے کر جہاں تک ابھی اندازہ جاتا ہے سو ملین نوری سال تک یہ کائنات جاری ہے سولہ ملین نوری سال تک صرف آسماں ہیں، آگے دکھائی نہیں دیتا کیونکہ آلات اور پیمانے نہیں ہے نفاست نہیں ہے، موجودہ کائنات میں جو قریب ترین اور دور ترین کا فاصلہ ہے، جو ابھی تک کے معلومات کی زد میں آئے ہیں، وہ سولہ ارب نوری سالوں پر واقع ہے، فاصلے زیادہ ہو جاتے ہیں پیمانے چھوٹے پڑ جاتے ہیں، یہ ہے ایک آسمان یہ ہے ایک کائنات اور اللہ نے بنائی ہے سات کائناتیں۔

اب دیکھتے ہیں کہ جنت کیا ہے مؤمن کے لئے جو جنت اللہ نے بنائی ہے اس کا ذکر سورہ ال عمران آیت نمبر ۱۳۳؍ میں اللہ نے کیا ہے، آیت کا مفہوم ہے اس کی جو چوڑائی ہے وہ ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی لمبائی سے بھی زیادہ ہے۔ یہ جنت بھرے گی کیسے۔۔۔۔۔؟

دور حاظر کے انسانوں میں سے بہت کم ہی وہاں جائیں گے، زمین پر فساد برپا کر حکمرانی حاصل کرنے والوں کا وہاں کیا کام مفاد پرستی نے انسانوں کو انسانوں کا دشمن بنا دیا، دنیا میں حکمرانوں نے زوال پذیر حکومت حاصل کرنے کی خاطر جنگیں برپا کر کروڑوں معصوم افراد کو بے رحمی سے ہلاک کر دیا فلسطین اور یوکرائن میں روز آنہ قتل عام جاری ہے بھارت میں بھی کم وبیش سیاسی جماعت کے بانی کی انتھاکوشش یہی رہی جس کے ثمرات کشت وخون، نفرت وتفرقہ کے سوا کچھ نہیں، سیاسی زندگی میں چند سالہ وزیر اعظم کے عہدے کو حاصل کرنے کے لئے کروڑوں انسانوں کی دل آزاری، مذہب کو ڈھال بنا کر کمزوروں کا استحصال، مسلمانوں پر مسلسل خوف کا عالم قائم رکھنا، یہی سیاسی حکمت عملی آر ایس ایس اور آر ایس ایس کی موجودہ سیاسی جماعت وحکمران جاری رکھے ہوئے ہے، اتنی محنت گر یہ سیاسی لیڈران اپنے آپ کو بھارت میں عدل وانصاف قائم کرنے میں، محبت واخوت کا پیغام دینے میں سرف کرتے تو بھارت ایک مضبوط وخوشحال بھارت ہوتا، مہاراشٹر کے انتخابات میں جگہ جگہ انتخابی جلسے منعقد ہو رہے ہیں، سیاسی رہنما انتہائی غلیظ وناز یبا زبان کا استعمال تواتر سے کر رہے ہیں۔

الیکشن کمیشن اپنی انکھ، کان اور منہ بند کیسے سارے غیر اخلاقی وغیر مہذب حالات وواقعات پر خاموش ہیں، نیز سیاسی لیڈروں کو کھولی چھوٹ دے رکھی ہے، راج ٹھاکرے سیاسی جلسے میں عوام کے درمیان کہتے ہے گر انہیں حکومت سازی کا موقع فراہم کیا گیا تو ان کی سیاسی جماعت تمام مسجدوں سے لاؤڈ اسپیکر اتار دے گی سیاسی بصیرت ایسے لیڈروں کی مسلمانوں کو تنقید کرنے تک محدود ہے، اور مسلمان کا یہ عالم ہیں!

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے ہم

غزل

زخم اتنا دیا دنیا نے دکھایا نہ گیا
اشک آنکھوں سے مگر ہم سے بہایا نہ گیا
یوں تو برسی ہے بہت آنکھ شب و روز مگر
دل میں شعلہ جو بھڑک اٹھا بجھایا نہ گیا
خود ہی غفلت میں رہے محو بڑی مدت سے
قوم کو ہم سے کسی طور جگایا نہ گیا
ساتھ غیروں کے ہمیشہ رہا رشتہ ناطہ
مجھ کو اپنوں سے کبھی پاس بٹھایا نہ گیا
تم کو کیا پاس وفا ہوتا، ستمگر ٹھہرے
اپنا وعدہ بھی مگر تم سے نبھایا نہ گیا
اپنی تقدیر میں تھی صحرا نوردی شاید
اف ترس تم کو مرے حال پہ کھایا نہ گیا
ہم تو چلتے ہی رہے راہِ وفا پر پیہم
ان سے صفدر کا کبھی ساتھ نبھایا نہ گیا

علی اختر صفدر ہاشمی پٹنہ بہار انڈیا

غزل

قوم وملت کی ہے ہمارے ہمارے ہاتھوں میں
رہتے ہیں سب لوگ مل کر ایک ہی سنسار میں
آئے اگر مشکل کوئی تو کرتے ہیں سب مل کہ حل
ہے مدد کی فراہمی ان کے ہی کے کردار میں
کوئی دولت والا ہو یا کوئی ہو اہل فقیر
سب خوشی سے جھومتے گاتے ہیں ہر تہوار میں
رہتا ہے اس قوم کا قائد بھی کوئی ان سے ایک
ہر کوئی رہتا برابر ایک ہی دربار میں

معین مکاندار، طالب علم دار لھدی

غزل

مری جان جاناں، تجھے کیا خبر ہے
ادا پر تری شیدا میری نظر ہے
سکوں میرے دل کو نہیں ایک پل اب
تری صحبتوں کا یہ کیسا اثر ہے
تری جستجو میں کہاں آ گیا ہوں
یہ کیسی زمیں ہے یہ کیسا نگر ہے
مجھے مل گیا جادہ عشق یارو
جدھر وہ چلیں وہ میری رہگزر ہے
ستم ڈھانے والے ستم ڈھا رہے ہیں
کہاں عزم پھر بھی مرا منتشر ہے
وہ مجنوں کا ہنستے ہوئے چوٹ کھانا
کہاں اب کسی میں بھی ایسا جگر ہے
وہ کہتے ہیں باز اب بھی آ جاؤ اختر
یہ راہِ محبت بڑی پر خطر ہے

شمیم اختر

غزل

تھی صبح کی روانگی ہے شام کا ٹکٹ
آیا نہ میرے کام میرے نام کا ٹکٹ
شمش و قمر کا نقش ہے اور آدمی کا عکس
کس دور کا ٹکٹ ہے یہ کس کام کا ٹکٹ
بہتر ہے اپنے پاس ہی رکھ لیجئے اسے
میں کیا کروں گا اب دل ناکام کا ٹکٹ
کچھ دیر پہلے تک تو مرے پاس ہی رہا
جانے کہاں پہ کھو گیا صمصام کا ٹکٹ
سب نے لگائی بازی مگر دیکھنا ہے یہ
کس میں ہے دم کہ چھین لے برام کا ٹکٹ
کیسے بتاؤں میں یہ بھلا کس کی سوچ میں
کیوں میرے پاس رہتا ہے گلفام کا ٹکٹ
ہر روز زندگی کا تماشا تو ہے یہی
تفہیم کو ملا ہے بس افہام کا ٹکٹ
تھا کون سے سفر کا یہ راقم پتا نہیں
آیا نظر نہ صاف وہ الہام کا ٹکٹ

عمران راقم

انتخابات میں جیت کا ۳/ نکاتی فارمولا

ٹرمپ کے پاس ہے مودی کے پاس ہے راہل ابھی تک تلاش کر رہے ہیں

ہندستان ڈیسک

ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت ہمیں کیا بتاتی ہے کہ لیڈر انتخابات جیتنے کے لیے کیا کرتے ہیں، چاہے جیتیں یا ہاریں لیکن کسی حد تک مایوس کن ہیں۔ ٹرمپ کے بارے میں سوچیں، اکثر راہول گاندھی کے بارے میں اور اس سال جون میں نریندر مودی کے بارے میں۔

ٹرمپ کی زبردست فتح سے پہلا سبق کامیاب مہم کے لیے تین نکات ہیں۔ آئیے کہتے ہیں کہ قوم پرستی، فتح پسندی اور مایوسی۔ یہ کیسے کام کرتا ہے دیکھنے کے لیے امریکہ اس سے بڑھ کر ہونے کا حقدار ہے جو اب ہے، یہی قوم پرستی ہے۔ کہ اسے دوبارہ عظیم بنایا جائے گا - زیادہ دور نہیں، جب امریکہ سرفہرست تھا - یہ فتح پسندی ہے۔ لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہمیشہ فتح کا اعلان کریں۔ اور اگر آپ یہ استدلال کرتے ہیں کہ امریکہ پہلے سے ہی عظیم تھا، اس کی معیشت تیزی سے ترقی کر رہی ہے - 2008 میں تقریباً 50 فیصد کے مقابلے یوروزون کے جی ڈی پی سے تقریباً دگنا ہے - اس کی اسٹاک مارکیٹ تیزی سے بڑھ رہی ہے اور ٹیکنالوجی اور اختراع میں اس کی قیادت روشن ہو رہی ہے۔ تو میں آپ کو دکھاؤں گا کہ مایوسی کیا ہے۔ کیونکہ انتخابی قوم پرستی میں میری قوم اس وقت تک عظیم نہیں جب تک میں انچارج نہ ہوں۔ پھر، یہ بہت بہتر ہو جائے گا۔ جیسا کہ ہم براعظموں کو عبور کرتے ہیں اور ہندوستان کی طرف بڑھتے ہیں، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ راہول گاندھی نے 2014 اور 2019 میں کیوں تباہ ہو گئے۔ جب کہ مودی نے اتنی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اور پھر، مودی 2024 میں اپنی توقعات کے ساتھ ساتھ بازاروں اور رائے دہندگان کی توقعات سے کیوں پیچھے رہ گئے؟ یہ 240 اس کے لیے مایوس کن تھا۔ پوائنٹس پر جیت ایک ایسے شخص کے لیے مایوسی کا باعث تھی جو فوری ناک آؤٹ اسکور کرنے کا عادی تھا۔ اسے ایسا کرنے پر کس چیز نے لایا؟ کانگریس اور راہل کو ہمارے تین نکات کی آزمائش میں ڈالنا آسان ہے: قوم پرستی، فتح پسندی اور مایوسی۔ 2014 میں راہل ایک ایسی پارٹی کی مہم کی قیادت کر رہے تھے جو ایک دہائی سے اقتدار میں تھی۔ لیکن اس کی مہم نے شاذ و نادر ہی اس کے کارناموں کے بارے میں بات کی۔ کیا ان کی پارٹی کی ایک دہائی نے ہندوستان کو عظیم بنایا؟

اور کیا وہ اب اسے اور بھی بڑا کرنے جا رہے ہیں؟ کیا اس دہائی نے ہندوستان کو فوجی اور سفارتی طور پر مضبوط، حکمت عملی کے لحاظ سے زیادہ محفوظ اور عالمی سطح پر زیادہ بااثر بنایا؟ کیا کانگریس/یو پی اے نے ہندوستان کو اس 'دلدل※' سے نکالا جس میں واجپائی کی بی جے پی/این ڈی اے نے اسے چھوڑ دیا تھا؟ ایسا کچھ نہیں ہوا۔ اس سے قوم پرستی اور فتح پرستی کا خاتمہ ہوا۔ یہ اب بھی امیر اور غریب، عدم مساوات، بی جے پی کی فرقہ پرستی، غریبوں، پسماندہ ذاتوں اور قبائلیوں کے لیے ان کی اور ان کی پارٹی کی فکر کے بارے میں تھا۔ راہل اور ان کے حامی یہ بحث کر سکتے ہیں کہ وہ سچائی کے قریب رہے ہیں۔ کہ واقعی ان کی پارٹی کے 10 سال کے اقتدار کے بعد بھی بہت زیادہ غربت، عدم مساوات اور محرومی تھی؟ اور پوچھیں کہ وہ اس طرح کی جیت کی مہم کیسے چلا سکتے ہیں۔ جواب ہماری تین نکاتی تجویز کا تیسرا حصہ ہوگا: مایوسی اتنا بھاری تھا اور کانگریس اپنے ہی تضادات میں اس قدر پھنسی ہوئی تھی - ایک طرف وہ نئے مینڈیٹ کی تلاش میں تھی اور اپنے دو سابقہ مینڈیٹ کو صاف طور پر مسترد کر رہی تھی - کہ کسی نے انہیں یاد نہیں دلایا کہ ہندوستان ایک دہائی سے مشکل میں ہے۔ 8 فیصد سالانہ جی ڈی پی کی شرح نمو سے، یا تمام نئے ادارے جو بنائے گئے تھے، وغیرہ وغیرہ۔ جیسا کہ ٹرمپ نے اب کیا ہے۔ پھر، مودی نے 2024 میں اپنی، کافی معقول توقعات کیوں کھو دی؟ سچ تو یہ ہے کہ انہوں نے اسی تین نکاتی جیت کے فارمولے کے ساتھ انتخابی مہم کو اچھی طرح سے ترتیب دیا تھا۔ ان کی قیادت میں ہندوستان عظیم بن چکا تھا، جیسا کہ جی 20 میں کیمروں کے سامنے عالمی رہنماؤں کی پریڈ سے ظاہر ہوتا ہے، یہ دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بننے کی راہ پر گامزن ہے، اور پچھلے پانچ سال اس سے بہتر رہے ہیں۔ پچھلی پانچ دہائیاں زیادہ تر دہشت گردی سے پاک رہی ہیں۔ اگر وہ ہندوستان کو اور بھی عظیم تر بنانے جا رہے ہیں تو کیا آپ اسے ووٹ نہیں دیں گے؟

۲۰۰۴ء تا ۲۰۲۴ء

کانگریس کیلئے بری خبر اچھی خبر بن کر آئی ہے

ہندستان ڈیسک

کیا ہوگا اگر میں یہ کہوں کہ پچھلی دو دہائیوں میں کانگریس کے ساتھ جو دو بدترین چیزیں ہوئیں وہ 2004 میں اس کی جیت اور 2024 میں 99 سیٹیں تھیں؟ آپ مجھ سے اپنا دماغ چیک کرنے کو کہیں گے۔ تاہم، اس سے پہلے، براہ کرم میری بات سن لیں۔

کانگریس پارٹی خبروں میں ہے، بظاہر مہاراشٹر اور جھارکھنڈ میں سیٹوں کی تقسیم کے پیچیدہ مذاکرات کی وجہ سے۔ اس نے ان ریاستوں سے باہر ایک دانشمندانہ فیصلہ لیا ہے، جس سے اتر پردیش کے تمام نو ضمنی انتخابات اپنی بلاک پارٹنر سماج وادی پارٹی آف انڈیا پر چھوڑ دیے گئے ہیں۔ جیت یا ہار، اتحاد میں یا تنہا، پارٹی اپنے حامیوں اور حریفوں دونوں کو الجھاتی رہتی ہے۔

یہ سمجھنے کے لیے کہ پارٹی یہاں کیسے پہنچی، ہمیں 2004 سے شروع کرنا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ نہ تو جیت کے جبڑوں سے ہار چھیننا اور نہ ہی اس کے برعکس قومی تناظر میں کانگریس پر لاگو ہوتا ہے۔۔ یہی وجہ ہے کہ ان 20 سالوں میں کانگریس کے ساتھ دو بدترین واقعات ایسے ہوئے کہ اس نے آسانی سے جیت کا اعلان کر دیا۔ پہلا واقعہ 2004 کے لوک سبھا انتخابات میں 145 سیٹیں حاصل کرنا تھا، جو واجپائی کی بی جے پی سے صرف سات سیٹیں زیادہ تھیں۔ اس کے ساتھ ہی سونیا گاندھی بائیں بازو کی 59 نشستوں کی تاریخی بلندی کی مدد سے یو پی اے کو اکٹھا کرنے میں کامیاب ہوئیں۔ اس نے ایک دہائی تک حکومت کی، 2009 میں اپنی تعداد کو بہتر کیا۔ دوسرا واقعہ 2024 کے عام انتخابات میں 99 نشستیں حاصل کرنا تھا، جو مبینہ طور پر ہندوستان کے لیے 234 سیٹوں کے اتحاد کا حصہ تھا۔ اگر آپ کانگریس کے وفادار ہوتے تو آپ ہر ایک کو بڑی کامیابی کے طور پر دیکھتے اور گاندھی خاندان کو بی جے پی کو تباہ کرنے والا کہتے۔ اگر آپ مخالف ہوتے تو آپ کہتے کہ 2004 ایک فلک تھا اور 2024 اب بھی ایک شکست ہے، پارٹی مسلسل تیسری بار تین ہندسوں تک پہنچنے میں ناکام رہی۔

پھر کوئی تبصرہ نگار کانگریس کے ساتھ پیش آنے والے ان دونوں واقعات کو بدترین کیوں قرار دے گا؟ کیوں، جب ایک نے انہیں ایک دہائی تک اقتدار میں رکھا اور دوسرے نے نریندر مودی کو شکست دی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ کانگریس کیڈر پر مبنی پارٹی نہیں ہے۔ اس کا نظریاتی گوند پتلا ہے اور اقتدار میں رہنے والوں سے آسانی سے جڑ جاتا ہے۔ طاقت کے بغیر یہ زندہ رہنے کی جدوجہد کرتا ہے۔ دیکھیں، جب کہ مودی-شاہ کی قیادت کا مقصد ہمیں کانگریس سے پاک ہندوستان دینا تھا، اس کے بجائے انہیں کانگریس کی قیادت والی بی جے پی ملی ہے۔ بی جے پی میں اب کانگریس پارٹی کے زیادہ تر اصلی خاندان شامل ہیں، جن میں 2004-14 کے دوران راہول گاندھی کے اندرونی حلقے کے لوگ بھی شامل ہیں۔ کانگریس پارٹی کا بنیادی ڈھانچہ اب بھی جاگیردارانہ ہے، جس کی تعریف خاندان کے ساتھ وفاداری سے ہوتی ہے۔

2004 کے نتائج نے تمام توقعات کی خلاف ورزی کی۔ اقتدار میں اچانک واپسی ایک لاٹری تھی، لیکن جاگیردار پارٹی کے اندرونی مشیر اسے اس طرح دیکھنے کو تیار نہیں تھے۔ انہوں نے آسان نتائج اخذ کیے: عدم مساوات کے خلاف ووٹ، سونیا گاندھی کا جادو، واجپائی کے انڈیا شائننگ کو مسترد کرنا، اور ووٹروں کا کانگریس کے پرانے نظریاتی ڈھانچے کی طرف لوٹنا۔

یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد بھاری عوامی فلاح کا دور آیا۔ اس نے پارٹی میں اندرونی اصلاحات کی ضرورت، اندرونی مقابلے کے ذریعے نئے لیڈران کی تلاش، یا مختلف اہم ذاتوں اور شناختی گروپوں کے لیے نئے ترجمانوں کی تلاش کے خیال کو پس پشت ڈال دیا یا درحقیقت ختم کر دیا۔ جیت جیت ہوتی ہے، ایک رن ہو یا ایک اننگز، یہی منطق تھی۔ تبدیلی اور اصلاح کے تمام نظریات کو رد کر دیا گیا۔ 2009 کے فیصلے نے اس تاثر کو مزید تقویت دی۔ یوں ایک دہائی اس دھواں دھار جشن میں ضائع ہو گئی۔ یو پی اے-2 کی مقبولیت اور احترام میں گراوٹ پر کوئی تشویش کا اظہار نہیں کیا گیا، جسے ہم نے اس پہلے قومی مفاد میں اقبال کے طور پر بیان کیا تھا۔ مفروضہ یہ تھا، ہم ※ اقتدار کی فطری جماعت ہونے کی طرف واپس آ گئے تھے۔

اب ان کی مہم پر واپس جائیں اور 10 اہم نکات منتخب کریں۔ تقریباً سبھی اس بارے میں تھے کہ کانگریس کیا کہہ رہی تھی یا وعدہ کر رہی تھی یا دھمکی دے رہی تھی: منگل سوتر، بھینسیں، دراندازی، پاکستان سے محبت، اقلیت پرستی، ذات پرستی، ماضی میں اس نے محروم ذاتوں کے ساتھ کیا سلوک کیا، اقرباء پروری، بدعنوانی۔ آپ گنتی جاری رکھ سکتے ہیں۔

یہ صرف پیغام میں تبدیلی نہیں تھی۔ 2024 کا مودی ان تینوں تجاویز پر سوار نہیں تھا جس نے انہیں دو بار اکثریت دی اور حال ہی میں ٹرمپ کو دوبارہ اقتدار میں لایا۔ وہ صرف اپنے اقتدار کو برقرار رکھنے کے لیے لڑ رہے تھے۔ وہ اسے برقرار رکھنے میں کامیاب رہے، حالانکہ تقریباً۔ اس طرح 2019 کے 303 کم ہو کر 240 رہ گئے۔ انتخابی جمہوریتوں میں کیا کام کرتا ہے اس کا ایک نمونہ اب ترتیب دیا گیا ہے۔ آپ کو زیادہ تر دوسروں میں بھی کچھ تغیرات نظر آئیں گے، جیسا کہ قومی فخر، ثقافت اور شناخت ٹرمپ خالص، لین دین کی معاشیات ہے۔

ہلدوانی تشدد معاملہ: مولانا ارشد مدنی کی ہدایت پر مزید ۲۲ ؍ملزمین کی ضمانت عرضداشتیں ہائی کورٹ میں داخل

اتراکھنڈ ہائی کورٹ نے نوٹس جاری کیا، چار ہفتوں میں جواب داخل کرنے کا حکم

نئی دہلی: ہلدوانی تشدد معاملے میں پولس زیادتی کے شکار پچاس ملزمین بشمول چھ خواتین کی ضمانت اتراکھنڈ ہائی کورٹ سے منظور کرانے کے بعد صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید ارشد مدنی کی ہدایت پر دوسرے مرحلے میں مزید 22 ؍ملزمین کی ضمانت عرضداشتیں اتراکھنڈ ہائی کورٹ میں داخل کی گئی تھی جس پر گزشتہ کل سماعت عمل میں آئی جس کے دوران اتراکھنڈ ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس منوج کماری تیواری اور جسٹس وویک بھارتی شرما نے عرضداشتوں کو سماعت کے لیے قبول کرتے ہوئے استغاثہ کو نوٹس جاری کیا۔ دو رکنی بینچ نے ملزمین کی ضمانت عرضداشتوں کے ساتھ ساتھ ضمانت عرضداشتوں کو داخل کرنے میں ہونے والی تاخیر پر بھی استغاثہ کو چار ہفتوں کے اندر جواب داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اتراکھنڈ ہائی کورٹ نے ملزمین کی ضمانت عرضداشتوں پر اگلی سماعت کے لیے 7 ؍جنوری 2025 ؍کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اس درمیان عدالت نے استغاثہ کو ملزمین کی ضمانت عرضداشتوں پر اعتراض داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہائی کورٹ میں دفاعی وکلاء سی کے شرماء، مجاہد احمد، منیش کمار پانڈے اور نتن تیواری نے ملزمین کی ڈیفالٹ ضمانت پر رہائی کی عرضداشت داخل کی ہے اور دوران سماعت انہوں نے عدالت کو بتایا کہ تفتیشی ایجنسی نے ملزمین کے خلاف متعینہ مدت میں چارج شیٹ داخل نہیں کی اس کے باوجود خصوصی سیشن عدالت نے تفتیشی ایجنسی کو مزید وقت دے دیا تا کہ وہ چارج شیٹ داخل کر سکے جو غیر قانونی ہے۔ چارج شیٹ داخل کرنے کے لیے پولس کو مزید وقت دینا سیشن عدالت کا فیصلہ غیر آئینی ہے لہٰذا کریمنل پروسیجر کوڈ کی دفعہ 167 اور یو اے پی قانون کی دفعہ 43D(2) کے تحت ملزمین کو ڈیفالٹ ضمانت کے تحت جیل سے رہا کیا جانا چاہئے۔ دوران سماعت دفاعی وکلاء کو نے عدالت کو مزید بتایا کہ انہیں مقدمات میں ماخوذ پچاس ملزمین کی ڈیفالٹ ضمانت ہائی کورٹ نے منظور کی ہے لہٰذا یکسانیت کی بنیاد پر مزید ملزمین کو ڈیفالٹ ضمانت پر رہا کیا جانا چاہئے۔ وکلاء نے عدالت کو مزید بتایا کہ اس مقدمہ میں یو اے اپی اے قانون کا اطلاق صرف اس لیے کیا گیا تا کہ ملزمین کو زیادہ سے زیادہ دنوں تک جیل میں رہنے پر مجبور کیا جاسکے۔ دفاعی وکلاء نے عدالت درخواست کی کہ ملزمین کے جیل میں ہونے اور معاشی حالت ٹھیک نہیں ہونے کی وجہ سے نچلی عدالت کے فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے میں ہونے والی تاخیر کو عدالت قبول کرے اور ملزمین کی ضمانت عرضداشتوں پر جلد از جلد سماعت کرے تا کہ انہیں بھی ضمانت پر رہا ہونے والے پچاس ملزمین کی طرح راحت حاصل ہو سکے۔ ملزمین محمد شعیب سعید احمد، محمد ایان ملک محمد عقیل احمد، محمد انس یاسین، بھولا محمد طاہر، سمیر پاشا شمیم پاشا، شعیب بابو خان، شہنواز احمد، فیضان شبیر، عبدالماجد عبدالخالد، محمد نعیم محمد فہیم، ساجد عبدالخالد، صغیر احمد شبیر احمد، اسرار اعلی اصغر علی، شانو محمد یعقوب، رئیس بٹو انیس احمد، محبوب مختار احمد، شہنواز جما، جنید اسلم، رئیس احمد دتو، جاوید قریشی محمدی، محمد سمیر شفیق احمد اور ایاز احمد شکیل احمد کی ڈیفالٹ ضمانت عرضداشت داخل کی گئی ہے تھی جس پر گزشتہ کل اتراکھنڈ ہائی کورٹ میں سماعت عمل میں آئی جس کے دوران دو رکنی بینچ نے استغاثہ کو نوٹس جاری کیا۔ جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی کی کوششوں سے پہلے مرحلے میں پچاس ملزمین کی ضمانت پر رہائی ہو چکی ہے، ملزمین کی ضمانت عرضداشتوں پر مشہور کریمنل وکیل (سپریم کورٹ آف انڈیا) نتیا راما کرشنن (سینئر وکیل) نے بحث کی تھی۔ ہلدوانی تشدد مقدمہ میں گرفتار ملزمین کی رہائی کے لیے مولانا مقیم قاسمی (صدر جمعیۃ علماء ضلع نینی تال)، مولانا محمد قاسم (ناظم اعلی جمعیۃ علماء ضلع نینی تال)، مولانا محمد عاصم (شہر صدر جمعیۃ علماء ہلدوانی)، مولانا محمد سلمان (شہر ناظم جمعیۃ علماء ہلدوانی) ڈاکٹر عدنان، عبدالحسیب کو دیگر کوساں ہیں۔ مقامی جمعیۃ علماء کے ذمہ داران نا صرف مقدمہ کی پیروی کر رہے ہیں بلکہ محروسین کو دیگر امداد بھی دی جا رہی جس میں راشن، بچوں کی اسکول کی فیس، ادویات ودیگر اخراجات شامل ہیں۔

تلنگانہ حکومت کا

پنجابی گلوکار دل جیت کو نوٹس:

نشہ اور تشدد کے موضوعات پر مبنی گانے ہرگز نہ گائے جائیں

حیدرآباد: تلنگانہ حکومت نے پنجابی گلوکار اور اداکار دل جیت دوسانجھ کے ''دل-لومیناٹی'' کنسرٹ کے منتظمین کو نوٹس بھیجا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ نشہ، تشدد اور شراب کو فروغ دینے والے گانوں کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ پروگرام جمعہ (15 نومبر 2024) کو حیدرآباد میں ہونے والے دل جیت دوسانجھ کے کنسرٹ کے تمام ٹکٹ تقریباً بک چکے ہیں۔ حکومت تلنگانہ کے محکمہ خواتین اور بچوں کی بہبود کے رنگاریڈی ڈسٹرکٹ ویلفیئر آفیسر کی طرف سے جاری کردہ اس نوٹس کے مطابق دل جیت کے شو میں نشہ، شراب اور تشدد کو فروغ دینے والے گانوں پر پابندی ہوگی۔ اس کے علاوہ، یہ بھی ذہن میں رکھنا ہوگا، کہ تیز آوازیں اور چمکتی ہوئی لائٹس بچوں کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہیں۔ نوٹس میں انہیں اسٹیج پر بچوں کو شامل نہ کرنے کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔ نوٹس کے ساتھ منسلک ایک ویڈیو میں الزام لگایا گیا ہے کہ دہلی کے جواہر لال نہرو اسٹیڈیم میں منعقدہ پچھلے کنسرٹ میں دل جیت نے نشہ اور تشدد کو فروغ دینے والے گانے گائے۔ یہ شکایت چندی گڑھ کے ایک رہائشی نے کی تھی جس کے بعد یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔

شندے بخوبی جانتے ہیں کہ وہ اب وزیر اعلی نہیں بن سکیں گے: اویسی

نئی دہلی: مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات کے درمیان ریاست کی سیاست کی گہما گہمی عروج پر ہے۔ اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسدالدین اویسی اور مہایوتی ہندو مسلم سیاست کو لے کر آمنے سامنے ہیں۔ اس دوران اویسی نے حیران کن بیان دیا۔ درحقیقت، مہاراشٹر کے سمبھاجی نگر میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسدالدین اویسی نے کہا کہ ایکناتھ شندے اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ وہ اب وزیر اعلی نہیں بننے والے ہیں۔ دیویندر فڑنویس بھی جانتے ہیں کہ وہ نہیں آئیں گے۔ اسی لیے ہندو مسلمان اور میرا نام لے کر سیاست کر رہے ہیں، یہ لوگ ہندو مسلم کر کے لوگوں کے درمیان تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسدالدین اویسی نے لوگوں کو یقین دلایا کہ وہ مراٹھا ریزرویشن کے لیے لڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی والوں نے منوج جارنگے پاٹل پر لاٹھی چارج کیا، لیکن ہم ان کے ساتھ ہیں۔ اسدالدین اویسی نے کہا کہ اس وقت وزیر اعلی ایکناتھ شندے اور وزیر داخلہ امت شاہ کہہ رہے ہیں کہ وہ لاڈلی بہنوں کو 1500 روپے دے رہے ہیں، یہ پیسہ صرف آپ کا ہے، وہ اپنی جیب سے نہیں دے رہے ہیں۔ پی ایم مودی نے کہا تھا کہ 15 لاکھ روپے آئیں گے؛ لیکن صرف 1500 روپے آ رہے ہیں۔ حتیٰ کہ اسدالدین اویسی نے سماج وادی پارٹی کے سربراہ اور رکن پارلیمنٹ اکھلیش یادو کو نشانہ بناتے ہوئے بڑا بیان بھی دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سماج وادی پارٹی کیا ہے، اکھلیش یادو سال 2013 میں اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ تھے، مظفر نگر میں فساد ہوا اور 50 ہزار سے زیادہ لوگ بے گھر ہو گئے، اکھلیش یادو ان متاثرین کے گھر نہیں گئے۔ 65 سال کی خواتین کی عصمت دری کی گئی، یہ اکھلیش یادو ہیں، 100 سے زیادہ خواتین کی عصمت دری کی گئی اور اس وقت اکھلیش یادو سیفئی کے فلمی ستاروں کو بلا کر رقص کرتے تھے۔

روڑکی میں سڑک حادثہ، چار افراد کی موت

منگلور: منگلور، رڑکی، اتراکھنڈ میں ایک المناک سڑک حادثے میں چار لوگوں کی موت ہو گئی۔ جب کہ متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ سامنے آئی معلومات کے مطابق، ایک تیز رفتار اسکارپیو کار بے قابو ہو کر ڈیوائیڈر سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ کار میں شادی کے مہمان سوار تھے جو ایک شادی میں شرکت کے لیے میرٹھ سے روڑکی جا رہے تھے۔ یہ سڑک حادثہ منگلور کوتوالی علاقے میں دیوبند چوراہے کے قریب پیش آیا۔ حادثے کے فوراً بعد سبھی کو اسپتال لے جایا گیا۔ جہاں 4 کی موت ہو گئی۔ سڑک حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال پہنچایا۔ ایس پی دیہات سوپن کشور بھی اسپتال پہنچے۔ حادثے کی وجہ گاڑی کی تیز رفتاری اور دھند بتائی جاتی ہے۔

کانگریس کا قومی ذات پات مردم شماری کا مطالبہ:

سماجی مساوات اور ریزرویشنز میں اضافے کی حمایت

حیدرآباد: کانگریس نے قومی مردم شماری میں ذات پات کی تفصیلات شامل کرنے کا مطالبہ کیا ہے، جس سے سماجی انصاف اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو فروغ دیا جا سکے۔ تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے زور دیا کہ قومی ذات پات مردم شماری سماجی اور معاشی عدم مساوات کو دور کرنے میں مددگار ہوگی۔ تلنگانہ میں ذات پات سروے کی شروعات: تلنگانہ میں 6 نومبر کو کانگریس کے انتخابی وعدے کے تحت ایک بڑا ذات پات سروے شروع کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ ریڈی نے اسے معاشرے کا صحت معائنہ" قرار دیا۔ اس سروے کا مقصد تمام طبقات کے معاشی اور سماجی حالات کو بہتر سمجھنا اور ان کی ضرورت کے مطابق حکومتی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ وسائل کی منصفانہ تقسیم: وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ سروے کا مقصد یہ ہے کہ وسائل ان لوگوں تک پہنچیں جو واقعی مستحق ہیں۔ اس ڈیٹا سے تعلیم، صحت، اور روزگار کے شعبوں میں اہم تبدیلیاں لائی جا سکیں گی۔ کانگریس کا موقف: کانگریس کا کہنا ہے کہ قومی ذات پات مردم شماری کے ذریعے ریزرویشنز کی حد کو 50 فیصد سے زیادہ بڑھایا جاسکتا ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ پسماندہ طبقوں کو مواقع مل سکیں۔ نتیجہ: سماجی انصاف کی طرف قدم: تلنگانہ کا یہ سروے قومی ذات پات مردم شماری کے لیے مثال بن سکتا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ اس ڈیٹا کے ذریعے پالیسی سازی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے، جس سے ایک منصفانہ اور متوازن ہندوستان کی بنیاد رکھی جا سکے گی۔

جالندھر میں تنزانیہ کی خاتون ۱۸۴ گرام ہیروئن کے ساتھ گرفتار

جالندھر: بین الاقوامی منشیات کی اسمگلنگ کے نیٹ ورک کے خلاف ایک اہم پیش رفت کرتے ہوئے، پنجاب میں جالندھر دیہی پولیس نے جمعرات کو آدم پور میں ایک خصوصی کارروائی کے دوران تنزانیہ کی ایک خاتون کو گرفتار کیا اور اس کے پاس سے 184 گرام ہیروئن برآمد کی ہے۔ گرفتار ملزم کی شناخت پدیوا نمتے بھیال کھیراتی فیبین سیمیوزا کے طور پر کی گئی ہے، جو کہ راکی فیبین کی بیٹی ہیں اور تنزانیہ کی رہائشی ہیں۔ وہ اس وقت تغلق آباد ایکسٹینشن، دہلی میں رہ رہی تھیں۔ یہ آپریشن ضلع میں منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف جاری مہم کا حصہ ہے۔

نتیش کمار کی پھر یقین دہانی، آپ سے ہم جدا نہیں ہوں گے!

جموئی: بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے جمعہ کو ایک عوامی تقریب (آدی باسی گورو دیوس) میں پی ایم مودی کو ایک بار پھر یہ یقین دہانی کرائی کہ ان کی پارٹی اب کبھی اِدھر اُدھر نہیں جائے گی اور وہ ہمیشہ بی جے پی کے ساتھ رہیں گے۔ اس موقع پر وزیر اعظم مودی مسکراتے ہوئے نتیش کمار کی باتیں سن رہے تھے۔ وزیر اعظم مودی جمعہ کو بہار کے جموئی پہنچے، جہاں انہوں نے آزادی پسند اور عظیم آدی باسی ہستی برسا منڈا کی 150 ویں سالگرہ کے موقع پر منعقدہ 'آدی باسی گورو دیوس' کے نام سے منعقدہ تقریب میں شرکت کی۔ اس موقع پر پی ایم مودی نے 6640 کروڑ روپے سے زیادہ کے ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح کیا اور سنگ بنیاد رکھا۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار اس تقریب میں وزیر اعظم مودی کے ہمراہ موجود تھے اور انہوں نے عوام کو خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ ان کی پارٹی ہمیشہ بی جے پی کے ساتھ رہے گی۔ نتیش کمار نے مزید کہا کہ بیچ میں کچھ غلطیاں ہوئیں، کچھ لوگوں نے غلط کام کیا، تاہم ہم نے طے کر لیا ہے کہ اب ہم کبھی ادھر ادھر نہیں جائیں گے۔ ہم ہمیشہ اٹل بہاری واجپئی کے ساتھ تھے اور اب ہم بی جے پی کے ساتھ رہیں گے۔ انہوں نے پی ایم مودی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ مودی پورے ملک کے لیے کام کر رہے ہیں اور بہار کے لیے بھی انہوں نے بہت کچھ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جہاں بھی جاتے ہیں، وہاں کچھ نہ کچھ ترقیاتی کام ضرور ہوتا ہے۔ ان کا خیر مقدم کیا جاتا ہے اور ان کے کام کی ہم تعریف کرتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ نتیش کمار کی پارٹی جے ڈی یو، این ڈی اے میں شامل ہونے سے پہلے مہا گٹھ بندھن کا حصہ تھی؛ لیکن اب وہ این ڈی اے میں شامل ہو چکی ہے۔ چنانچہ نتیش کمار بار بار عوامی سطح پر یہ یقین دہانی کراتے ہیں کہ ان کی پارٹی اب کبھی بھی مہا گٹھ بندھن کے ساتھ نہیں جائے گی۔

راجستھان میں ایس ڈی ایم پر تھپڑ کیس، ہنگامہ جاری

حامی سڑکوں پر اترے

ٹونک: راجستھان کے ضلع ٹونک میں ایس ڈی ایم کو تھپڑ مارنے کے الزام میں گرفتار آزاد امیدوار نریش مینا کی گرفتاری کے بعد علاقے میں شدید ہنگامہ جاری ہے۔ اطلاعات کے مطابق انتخابی ڈیوٹی پر تعینات ایس ڈی ایم پر تھپڑ مارنے کے واقعے کے بعد سے حالات کشیدہ ہیں۔ نریش مینا کے حامی مختلف مقامات پر احتجاج کر رہے ہیں، جن میں ہائی وے کو بند کرنا اور آگ لگانا شامل ہے۔ اطلاعات کے مطابق ہنڈون میں بھی ان کے حامیوں نے سڑک کو بند کر دیا اور نریش مینا کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ پولیس کی جانب سے سخت حفاظتی اقدامات کے باوجود مختلف مقامات پر مظاہرین نے جلاؤ گھیراؤ کیا اور ٹونک-سوامادھوپور ہائی وے سمیت دیگر سڑکوں کو بند کر دیا۔ مقامی پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس کے گولے داغے اور علاقے میں امن قائم کرنے کی کوششیں کیں۔ پولیس کے مطابق، مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ بھی کیا، جس کے نتیجے میں بعض پولیس گاڑیاں بھی متاثر ہوئیں۔ اس دوران، راجستھان ایڈمنسٹریٹو سروس (آر اے ایس) ایسوسی ایشن نے بھی پین ڈاؤن ہڑتال جاری رکھی ہے، جو نریش مینا کی گرفتاری کے مطالبے سے شروع ہوئی تھی۔ اب ایسوسی ایشن کے ارکان ریاستی حکومت کے اعلیٰ حکام سے ملاقات کی درخواست کر رہے ہیں۔ نریش مینا کو آج عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

وائناڈ کو قومی آفت قرار نہیں دیا جا سکتا: مرکزی حکومت

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے کیرالہ کے وایناڈ میں لینڈ سلائیڈ کو قومی آفت قرار دینے سے انکار کر دیا ہے۔ مرکز نے کیرالہ کو بتایا کہ 30 جولائی کو وایناڈ میں لینڈ سلائیڈنگ کو قومی آفت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ مرکزی حکومت نے یہ بھی کہا کہ کیرالہ حکومت کے پاس امدادی کاموں کے لیے کافی فنڈز موجود ہیں۔ ریاستی حکومت نے سانحہ سے متاثر لوگوں کی راحت اور باز آبادکاری کے لیے مرکز سے 900 کروڑ روپے کی امداد مانگی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ وائناڈ میں جولائی 2024 میں لینڈ سلائیڈ سے 231 افراد ہلاک ہوئے تھے اور 47 دیگر اب بھی لاپتہ ہیں۔ لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے تقریباً 900 خاندان بے گھر ہو گئے جس سے تین بستیاں تقریباً ویران ہو گئیں۔ مرکزی وزیر مملکت برائے داخلہ نتیانند رائے نے دہلی میں کیرالہ حکومت کے خصوصی نمائندے کے وی تھامس کو لکھے ایک خط میں کہا، ××ایس ڈی آر ایف/این ڈی آر ایف کے موجودہ دفعات کے تحت کسی بھی آفت کو قومی آفت قرار دینے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی بنیادی ذمہ داری ریاست پر عائد ہوتی ہے۔ خط میں کہا گیا کہ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کیرالہ کو 2024-25 کے لیے 388 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ 60.145 کروڑ روپے کی پہلی قسط 31 جولائی کو اور 60.145 کروڑ روپے کی دوسری قسط یکم اکتوبر کو جاری کی گئی۔ اس کے علاوہ، کیرالہ کے اکاؤنٹنٹ جنرل نے اس سال 1 اپریل تک ایس ڈی آر ایف اکاؤنٹ میں 99.394 کروڑ روپے کے بیلنس کی اطلاع دی ہے۔ اس طرح، امدادی کارروائیوں کے لیے ایس ڈی آر ایف اکاؤنٹ میں کافی رقم دستیاب ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ مرکزی حکومت کی ایک ٹیم نے لینڈ سلائیڈنگ سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا تھا اور ٹیم کی رپورٹ کی بنیاد پر مرکز نے طے شدہ طریقہ کار کے مطابق کارروائی کی تھی۔

کانگریس صدر کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ منظور شدہ قرارداد کی غلط تشریح کریں: آغا روح اللہ مہدی

سری نگر: نیشنل کانفرنس کے سینئر لیڈر اور رکن پارلیمان آغا روح اللہ مہدی نے جمعے کے روز جموں وکشمیر اسمبلی کی طرف سے خصوصی درجے کے متعلق منظور شدہ قرارداد کی غلط تعبیر کرنے کے خلاف سخت وارننگ جاری کی۔ روح اللہ بظاہر کانگریس صدر ملکا ارجن کھڑگے اور جموں وکشمیر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر طارق حمید قرہ کے ریمارکس کا حوالہ دے رہے تھے۔ اطلاعات کے مطابق نیشنل کانفرنس کے سینئر لیڈر اور ممبر پارلیمان آغا روح اللہ مہدی نے ایکس پر جانکاری فراہم کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس صدر یا کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کی طرف سے پاس کی گئی قرارداد کی غلط تشریح کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس قرارداد کا مقصد 1953 سے 2019 تک جموں وکشمیر کی خصوصی حیثیت کے تمام ترامیم اور غیر آئینی منسوخی کے بارے میں لوگوں کی ناپسندیدگی کا اظہار کرنا مقصود ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ قرارداد میں واضح طور پر تمام ضمانتوں کی اصل شکل میں واپسی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ سال 1953 سے پہلے دفعہ 370 اور 35 اے جس شکل میں لاگو تھا اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے قرارداد اسمبلی میں منظور کی گئی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ کانگریس صدر اور جموں وکشمیر کانگریس پرزیڈنٹ کو کوئی اختیار نہیں کہ وہ اسمبلی میں پاس کی گئی قرارداد کے حوالے سے غلط بیانی سے کام لے۔ انہوں نے کہا کہ اگر نیشنل کانفرنس کے اندر اس حوالے سے غلط تشریح کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو لوگ اس کو بھی مسترد کریں گے۔

گجرات کے ساحل سے ۷۰۰ ؍کلوگرام منشیات برآمد، ۸ ؍ایرانی شہری گرفتار

نئی دہلی: ایک مشترکہ کارروائی میں قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے جمعہ کو گجرات کے ساحل کے نزدیک ہندوستانی آبی حدود میں ایک غیر رجسٹرڈ بحری جہاز سے تقریباً 700 کلوگرام میتھامفیٹا مین ضبط کی۔ نارکوٹکس کنٹرول بیورو (این سی بی)، نیوی اور گجرات پولیس کی اسپیشل ٹاسک فورس (اے ٹی ایس) کی مشترکہ کارروائی میں آٹھ غیر ملکی شہریوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ این سی بی کی جانب سے جاری بیان کے مطابق گرفتار ملزمان نے ایرانی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ این سی بی نے کہا، مسلسل انٹیلی جنس اکٹھا کرنے اور تجزیہ کرنے کی وجہ سے معتبر معلومات ملی کہ ایک غیر رجسٹرڈ جہاز، جس میں اے آئی ایس نصب نہیں ہے، نشہ آور ادویات/نفسیاتی مادوں کے ساتھ ہندوستانی آبی حدود میں داخل ہوگا۔'' اس معلومات کی بنیاد پر آپریشن ساگر-منتھن-4 شروع کیا گیا اور ہندوستانی بحریہ نے اپنے مشن میں تعینات میری ٹائم گشتی اثاثوں کو متحرک کر کے جہاز کی نشاندہی کی اور اسے روکا، جس کی وجہ سے جمعہ کو ممنوعہ اشیاء کو ضبط کیا گیا اور ملزم کو گرفتار کیا گیا۔ یہ ڈرگ سنڈیکیٹ کیسے کام کرتا ہے، اس کے پیچھے کون ہے اور اس کے کیا کنکشن ہیں۔ اس کے لیے انہیں غیر ملکی ڈی ایل ای اے کی مدد لینی پڑ رہی ہے۔

شاہ نے منشیات اسمگل کرنے والے گروہ کو پکڑنے پر سیکورٹی ایجنسیوں کی تعریف کی

نئی دہلی: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے گجرات میں ایک بین الاقوامی منشیات اسمگلنگ گینگ کو بے نقاب کرنے اور 700 کلوگرام ممنوعہ منشیات میتھمفیٹا مین ضبط کرنے پر سیکورٹی ایجنسیوں کو مبارکباد دی ہے۔ مسٹر شاہ نے جمعہ کو سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ''وزیر اعظم نریندر مودی کے منشیات سے پاک ہندوستان کے وژن کو آگے بڑھاتے ہوئے ہماری ایجنسیوں نے آج ایک بین الاقوامی منشیات کی اسمگلنگ کو بے نقاب کیا اور تقریباً 700 کلوگرام ممنوعہ میتھمفیٹا مین ضبط کی۔ اس کے لیے این سی بی، انڈین نیوی اور گجرات پولیس نے مشترکہ آپریشن کیا۔ یہ ہماری ایجنسیوں کے درمیان ہم آہنگی کی ایک بہترین مثال ہے۔'' مسٹر شاہ نے کہا کہ ''اس تاریخی کامیابی پر ایجنسیوں کو میری دلی مبارکباد۔ قابل ذکر ہے کہ نارکوٹکس کنٹرول بیورو (این سی بی)، ہندوستانی بحریہ اور گجرات پولیس کے مشترکہ آپریشن میں تقریباً 700 کلوگرام میتھا مفیٹا مین کی کھیپ کے ساتھ ایک جہاز کو ملک کی سمندری سرحد سے روکا گیا تھا۔ ایجنسیوں نے جہاز سے آٹھ غیر ملکیوں کو گرفتار کیا جنہوں نے اپنی شناخت ایرانی بتائی۔

بقیہ: اقلیتوں کی ہمہ...... ایک ہیں تو محفوظ ہیں، میں اسے اس زاویہ سے دیکھ رہا ہوں۔ واضح ہو کہ اجیت پوار اور بی جے پی زیادہ سے زیادہ سیٹیں جیت کر مہایوتی کی بالادستی برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لاڈلی بہن اسکیم کے تحت دیہی علاقوں کی خواتین کے لیے ڈیڑھ ہزار روپے کا مطلب بہت بڑی بات ہے۔ ایسی حالت میں لاڈلی بہن یوجنا مہایوتی کے لئے کامیابی کا سبب بن سکتی ہے۔

ایک ہزار کروڑ روپے کے ٹیب گھوٹالہ پر ہنگامہ، تفتیش کیلئے ایس آئی ٹی تشکیل

کولکاتہ: مغربی بنگال میں ایک نئے گھوٹالہ پر ہنگامہ شروع ہو گیا ہے۔ معاملہ 'ٹیب' یعنی الیکٹرانک گزٹ سے جڑا ہوا ہے۔ مغربی بنگال حکومت نے اب اس ٹیب گھوٹالہ کی جانچ کے لیے کولکاتا پولیس کے جوائنٹ کمشنر کی قیادت میں ایک ایس آئی ٹی تشکیل دے دی ہے۔ الزام ہے کہ تقریباً 1000 کروڑ روپے کا ٹیب گھوٹالہ ہوا ہے اور اس معاملے میں سیاسی الزامات کا دور شروع ہو چکا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اب تک ریاست کے تقریباً 15 اضلاع میں ٹیب گھوٹالہ کا جال پھیلا ہوا ہے۔ تحقیقات کے دوران بین ریاستی عناصر اس گھوٹالہ میں ملوث پائے گئے ہیں۔ پولیس سختی سے معاملے کی جانچ کر رہی ہے اور گرفتاریوں کا عمل بھی جاری ہے۔ اب وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کا اس معاملے میں بیان بھی سامنے آیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مہاراشٹر، راجستھان میں بھی اس طرح کے معاملے پیش آئے ہیں، لیکن ہم اس گروہ کو پکڑنے میں کامیاب رہے۔ ممتا بنرجی کا کہنا ہے کہ ایس آئی ٹی تشکیل دے دی گئی ہے، گرفتاری بھی ہوئی ہے اور جن لوگوں کو ٹیب کا پیسہ نہیں ملا ہے، انھیں جلد ہی ادائیگی کر دی جائے گی۔ واضح رہے کہ طلبا کے لیے مغربی بنگال حکومت کے سب سے بڑے منصوبوں میں سے ایک 'ترون کے سپنے' منصوبہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت ریاستی حکومت درجہ 11 اور 12 کے طلبا کو پڑھائی کے لیے ٹیب خریدنے کے مقصد سے پیسے دیتی ہے۔ درجہ 11 اور 12 کے طلبا کو ٹیب خریدنے کے لیے ان کے بینک اکاؤنٹ میں 10 ہزار روپے دیے جاتے ہیں اور اس بار ٹیب خریدنے کے پیسوں کا گھوٹالہ کیے جانے کا الزام لگ رہا ہے۔ ریاست بھر میں درجہ 11 اور 12 کے 16 لاکھ سے زائد طلبا ہیں۔ اس 'ترون کے سپنے' منصوبہ پر تقریباً 1600 کروڑ روپے خرچ کیے گئے ہیں۔ ریاست کے مختلف اضلاع میں کئی طلبا کو ان کے بینک اکاؤنٹ میں 'ترون کے سپنے' کے 10 ہزار روپے نہیں ملے۔ اس وجہ سے سیاسی ہنگامہ شروع ہو گیا۔ بنگیا ایجوکیشن کونسل کے جنرل سکریٹری سوپنل منڈل نے کہا کہ 16 لاکھ طلبا اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ اس بدعنوانی کے لیے انھوں نے حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ خیال رہے کہ ایک رپورٹ میں بتایا جا رہا ہے کہ مرشدآباد کے سالار اسکول کی 15 طالبات کو ملنے والے ٹیب کے پیسے بہار کے کشن گنج میں ایک فرضی اکاؤنٹ میں چلے گئے۔ مرشد آباد ضلع کے دسویں اور گیارہویں درجات کے لیے الاٹ ٹیب کی رقم کچھ اسکولوں کو واپس کر دی گئی ہے، جس میں سے 17 اسکولوں کے 4881 طلبا کے اکاؤنٹس میں تقریباً 4 کروڑ 84 لاکھ روپے کی اضافی رقم جمع کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں مرشد آباد کے سالار اسکول کی 15 طالبات کی ٹیوشن فیس بھی بہار کے کشن گنج میں ایک فرضی اکاؤنٹ میں چلی گئی ہے۔ اسی طرح سے جھارگرام ضلع میں اسکولی طلبا کے ٹیب کے پیسے غائب ہو گئے ہیں۔ جھارگرام کے ضلع مجسٹریٹ سنیل اگروال نے بتایا کہ ضلع کے 11 ہائی اسکولوں کے 50 اکاؤنٹس میں سے 5 لاکھ روپے اڑائے گئے ہیں۔ جانکاری کے مطابق جھارگرام اشوک ودیا پیٹھ اسکول کے 8 طلبا کے پیسے غائب ہوئے ہیں۔ اسکول کے کارگزار پرنسپل پربھاس چندر دیہوری نے بتایا کہ اکاؤنٹ کی شناخت کر لی گئی ہے۔ جامتاڑا علاقہ میں ایک اکاؤنٹ ہے۔ جھارگرام ضلع کے اشوک ودیا پیٹھ، نیتاجی آدرش ہندی ہائی اسکول، روہنی سی آر ڈی ہائی اسکول، ہردا ہائی اسکول، باندھ گورا ہائی اسکول، مانک پارا ہائی اسکول، دھاگری ہائی اسکول، بن پور ہائی اسکول سمیت مجموعی طور پر 11 اسکولوں میں یہ واقعہ پیش آیا۔ مغربی مدناپور ضلع کے 450 اسکولوں میں سے 27 اسکولوں میں بھی کچھ اسی طرح کا معاملہ پیش آیا ہے جہاں 165 طلبا کے اکاؤنٹ ہیک ہو گئے ہیں۔ یہاں سے ٹیب کے پیسے غائب ہو گئے ہیں۔ ضلع اسکول انسپکٹر سوپن سامنت نے کہا کہ ہم نے تحقیقات شروع کر دی ہے اور ایف آئی آر بھی درج کر لی گئی ہے۔

امانت اللہ خان کو ضمانت ملنا بھاجپا اور ای ڈی کے منہ پر بڑا طمانچہ ہے: سیسودیا

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی کے سینئر رہنما اور دہلی کے سابق نائب وزیر اعلیٰ منیش سیسودیا نے کہا کہ امانت اللہ خان کو ضمانت ملنا بی جے پی اور ای ڈی کے منہ پر ایک بڑا طمانچہ ہے۔ منیش سیسودیا نے کہا کہ جس طرح عدالت نے امانت اللہ خان کو ضمانت دی ہے، اس سے ایک بار پھر ثابت ہو گیا ہے کہ بی جے پی امانت اللہ کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کر کے انہیں جیل بھیج رہی ہے اور ای ڈی کا غلط استعمال کر رہی ہے۔ منیش نے کہا کہ اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ بی جے پی کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ وہ اروند کجریوال اور ان کے ساتھیوں کو جھوٹے سی بی آئی اور ای ڈی کے مقدمات درج کر کے جیل میں ڈال دیں۔ انہیں الیکشن نہ لڑنے دیں، انہیں الیکشن نہ جیتنے دیں اور الیکشن میں پریشانی پیدا کریں۔ امانت اللہ خان کو اسی مقصد سے گرفتار کیا گیا لیکن جب تک خدا ہمارے ساتھ ہے تو بی جے پی اور ای ڈی کی کیا حیثیت ہے؟ عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کجریوال نے کہا کہ امانت کو بھی رہا کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ عام آدمی پارٹی کے سبھی لیڈر باہر آ گئے۔ اگر کسی نے کچھ غلط کیا ہوتا تو وہ اب تک ان کی پارٹی میں چلا جاتا۔ تمام رہنما ایماندار اور بہادر ہیں۔ دہلی ریاستی کوآرڈینیٹر گوپال رائے نے کہا کہ ایسا ہونا ہی تھا۔ بی جے پی انہیں جھوٹے اور بے بنیاد الزامات کی بنیاد پر زیادہ دیر تک جیل میں نہیں رکھ سکتی۔ عآپ کے رہنما اور کابینہ کے وزیر عمران حسین نے کہا کہ بی جے پی کی تمام سازشیں ایک ایک کر کے ناکام ہو رہی ہیں۔ عام آدمی پارٹی کے دیگر رہنماؤں کی طرح امانت اللہ خان بھی بی جے پی کی سازشوں کو ناکام بنا کر جیل سے آزاد ہو گئے ہیں۔

محمد سلیم کے ایکس کے ٹوئیٹ پر کارروائی کرنے کی ایکس کو ہدایت۔ سی پی ایم لیڈر نے ممتا حکومت کی تنقید کی

کلکتہ: مغربی بنگال پولس نے ٹوئٹر (ایکس) ہینڈل سے اشتعال انگیز پوسٹ کی شکایت کی ہے۔ اس کے بعد ہی ایکس انتظامیہ نے سی پی ایم کے ریاستی سکریٹری محمد سلیم کو نوٹس جاری کیا ہے۔ محمد سلیم نے اس پورے معاملے کی جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ ایکس انتظامیہ کی جانب سے ای میل کے ذریعے اس معاملے کے بارے میں مطلع کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ محمد سلیم نے کہا کہ انتظامیہ نے مجھے ای میل کیا اور کہا کہ انہیں کوئی غلطی نہیں ملی ہے۔ ایکس نے مجھ سے قانونی مشورہ کرنے لینے کیلئے کہا گیا ہے۔ محمد سلیم نے اس معاملے میں ممتا حکومت کی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ترنمول کانگریس بی جے پی کے ساتھ دوبارہ اتحاد کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''نریندر مودی دہلی میں جو کر رہے ہیں، جو یوگی آدتیہ ناتھ اتر پردیش میں کر رہے ہیں، ممتا بنرجی کی پولیس بنگال میں وہی کر رہی ہے۔ پولیس احتجاج کو روکنا چاہتی ہے۔ ریاستی ترنمول کے جنرل سکریٹری کنال گھوش نے کہا کہ اگر وہ اشتعال انگیزی پھیلاتے ہیں تو کیا پولیس ان کی انگلیاں چوسے گی یا نہیں؟۔

قائد حزب اختلاف کو ہنی ٹریپ کر کے ایڈز متاثر کرنے کی سازش ناکام، بی جے پی ایم ایل اے کے ساتھ سازش کرنے والا پولیس انسپکٹر گرفتار

بنگلور: کرناٹک میں ایک پولیس انسپکٹر کی گرفتاری کے بعد ریاست کی سیاست میں بڑا ہلچل مچ گیا ہے۔ یہ پورا معاملہ ہنی ٹریپ سے جڑا ہوا ہے اور سیاسی مخالفین کو ایچ آئی وی سے متاثر کرنے کی سازش ہے۔ گرفتار پولیس انسپکٹر پر بی جے پی ایم ایل اے منی رتنا نائیڈو کے ساتھ سازش کرنے کا الزام ہے۔ دی انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ کے مطابق بی جے پی ایم ایل اے منی رتنا نائیڈو پر ایک خاتون کو ہراساں کرنے اور اپنے سیاسی مخالفین کو ہنی ٹریپ کرنے کے لیے استعمال کرنے کا الزام ہے۔ کرناٹک پولیس کی ایس آئی ٹی ٹیم اس پورے معاملے سے جڑے دو معاملات کی جانچ کر رہی ہے۔ ایس آئی ٹی کا الزام ہے کہ بیا گوڈی اسٹیشن پر تعینات انسپکٹر آیانا ریڈی نے راجراجیشوری نگر کے ایم ایل اے نائیڈو اور ان کے ساتھیوں کو ہنی ٹریپ کی سازش میں مدد فراہم کی۔ آیانا ریڈی کو منی رتنا نائیڈو کا قریبی سمجھا جاتا ہے۔ ایس آئی ٹی نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا، جس کے بعد اس کا میڈیکل ٹیسٹ کرایا گیا۔ انہیں آج عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ دوسری طرف بی جے پی ایم ایل اے منی رتنا نائیڈو کو حال ہی میں اس معاملے میں ضمانت ملی ہے۔ ایک 40 سالہ سماجی کارکن نے الزام لگایا تھا کہ بی جے پی ایم ایل اے نے بار بار اس کی عصمت دری کی اور اسے ہنی ٹریپ میں استعمال کیا۔ بی جے پی لیڈر اور کرناٹک اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر آر اشوک کو بھی ایس آئی ٹی نے طلب کیا تھا کیونکہ انہوں نے الزام لگایا تھا کہ نائیڈو نے انہیں ہنی ٹریپ کرنے اور انہیں ایچ آئی وی سے متاثر کرنے کی کوشش کی تھی۔ حال ہی میں آر اشوک کا ایک ویڈیو بھی سامنے آیا تھا، جس میں وہ بی جے پی لیڈر اور مرکزی وزیر وی سومنا سے بات کرتے ہوئے نظر آئے تھے۔ اس میں انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اس معاملے کے ایک ملزم نے یہ بیان دیا تھا کہ اسے ایچ آئی وی سے متاثر کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ آر اشوک نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ یہ اطلاع سامنے آنے کے بعد ان کے اہل خانہ نے انہیں ملک چھوڑنے کا مشورہ دیا تھا۔

آئین تبھی بچے گا جب دہلی۔ یوپی سے بی جے پی جائے گی: اکھلیش یادو

پریاگ راج: سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے جمعرات کو کہا کہ جمہوریت اور آئین تبھی بچے گا جب لکھنؤ اور دہلی کی کرسی سے بی جے پی کو اکھاڑ پھینکا جائے گا۔ پھولپور اسمبلی ضمنی الیکشن میں پارٹی امیدوار مجتبیٰ صدیقی کی حمایت میں رودر پور میں جمعرات کو منعقد ریلی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب تک لکھنؤ اور دہلی میں بی جے پی حکومت رہے گی ملک میں جمہوریت اور آئین خطرے میں رہے گا۔ اس کی سیکورٹی کے لئے دونوں مقامات سے بی جے پی کو اکھاڑ پھینکنا ہوگا۔ یادو نے کہا کہ اس لئے وقت وقت پر سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ ان کے خلاف فیصلے کرتے رہتے ہیں۔ لیکن حکومت پر کوئی اثر نہیں ہے۔ ہم نے کہا تھا کہ جمہوریت خطرے میں ہے۔ ابھی بھی یہی حالت ہے۔ کیونکہ یہ حکومت آئین کے مطابق نہیں چل رہی ہے۔ لیکن حکومت پر کوئی اثر نہیں ہے۔ جیسے بیوقت وقت پر حملہ کررہے ہیں۔ آج بھی یونیورسٹی میں طلبہ کو حقوق نہیں ملتے ہیں۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ یہ لوگ جمہوریت نہیں چاہتے ہیں۔ آئین ہی ہماری ڈھال ہے۔ ہماری سنجیونی ہے۔ یہی ہمیں طاقت دیتا ہے۔ آئین ہی ہمارا حفاظتی ڈھال ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ڈری ہوئی ہے۔ اپنی حصولیابی نہیں بتا پارہی ہے۔ انہیں پتہ چل گیا ہے کہ لوگ ان کے ساتھ نہیں ہیں تو افسروں کے ذریعہ سے ڈرار ہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کی حصولیابی یہی ہے کہ کسانوں کو بحران میں ڈال دیا۔ مہنگائی بڑھادی اور تیوہار کی مٹھاس چھین لیا۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ پھولپور کا الیکشن بھلے ہی ضمنی ہے لیکن یہ 2027 کا پیغام دے گا۔ جنہوں نے اتنے سالوں میں کام نہیں کیا۔ وقت وقت پر سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ نے انہیں پھٹکار لگائی ہے۔ انصاف کے نام پر بلڈوزر لے کر چلتے تھے۔ پی ڈی اے کے لوگ بلڈوزر کو صحیح نہیں مانتے ہیں۔ ہم بھروسہ دلاتے ہی کہ جن کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے ان کے ساتھ انصاف ہوگا۔ یہ حکومت اب جانے والی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اپنے بڑے بڑے لیڈروں کو پھولپور ضمنی الیکشن میں پرچار کے لئے بھیج رہی ہے لیکن وہ الیکشن نہیں جیت رہی ہے۔ جو بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں۔ جو ہمیں مافیا کہتے ہیں ان کے افسروں نے گذشتہ الیکشن میں ہیرا پھیری کی جس میں ہم کچھ سیٹیں معمولی فرق سے ہار گئے۔ لیکن اس بار کارکنان الرٹ ہیں۔ ایسا ہونے نہیں دیں گے۔ انہوں نے موجود عوام سے کہا کہ اگر یہ ووٹ ڈالنے سے روکیں تو رکنا مت۔ وقت آنے پر کوئی بچے گا نہیں سبھی کا حساب ہوگا۔ مہاراشٹرا الیکشن کے نتیجے آنے کے بعد اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ کی کرسی بچنے والی نہیں ہے۔

نوجوانوں کی دشمن ہے
بی جے پی حکومت

دیوریا: کانگریس کے قومی ترجمان اکھلیش پرتاپ سنگھ نے جمعرات کو الزام لگایا کہ بی جے پی کی سرکاریں نوجوانوں کی دشمن ہیں۔ سنگھ نے میڈیا نمائندوں سے بات چیت میں کہا کہ ڈبل انجن کی حکومت کا واحد ہدف ہے کہ نوجوانوں کو بے روزگار رکھا جائے۔ مرکز میں بی جے پی کی حکومت آنے کے بعد مرکز میں کوئی بھرتی نہیں ہوئی جبکہ 30 لاکھ اسامیاں خالی ہیں۔ اتر پردیش میں بی جے پی حکومت میں جتنے بھی نوکری کے امتحانات ہوئے ہیں ان میں سے 99 فیصدی پرچے لیک ہوئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگاتے ہوئے کہا کہ یہ حکومت گھپلوں کی حکومت بن کر رہ گئی ہے۔

امانت اللہ خان کو فوری رہا کرنے کا حکم

نئی دہلی: دہلی کی ایک خصوصی عدالت نے دہلی وقف بورڈ میں مبینہ بدعنوانی سے متعلق منی لانڈرنگ کے ملزم عام آدمی پارٹی (عاپ) کے ایم ایل اے امانت اللہ خان کو جمعرات کو رہا کرنے کا حکم دیا۔ راؤس ایونیو میں واقع خصوصی عدالت کے جج جتیندر سنگھ نے ایم ایل اے خان کو فوری طور پر عدالتی حراست سے رہا کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی طرف سے خان کے خلاف دائر کی گئی چارج شیٹ کا نوٹس لینے سے یہ کہتے ہوئے انکار کردیا کہ خان کے خلاف مقدمہ چلانے کے لیے کافی ثبوت موجود ہیں، لیکن ان کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ خصوصی عدالت نے ایم ایل اے خان کو ایک لاکھ روپے کے ذاتی مچلکے اور اتنی ہی رقم کی ضمانت کی شرط پر رہا کرنے کا حکم دیا۔ ای ڈی نے ایم ایل اے خان کو 2 ستمبر 2024 کو گرفتار کیا تھا۔ اس معاملے میں پہلی ضمنی استغاثہ کی شکایت 29 اکتوبر کو مرکزی تفتیشی ایجنسی میں دائر کی گئی تھی، جس میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ خان نے 2016 سے 2021 کے دوران دہلی وقف بورڈ کے چیئرمین کے طور پر بدعنوانی کے ذریعے کروڑوں روپے کمائے تھے۔

۱۰ سالہ بچی کے ساتھ عصمت دری

بہرائچ: اتر پردیش کے ضلع بہرائچ کے موتی پور تھانہ علاقے میں ایک 10 سالہ لڑکی کے ساتھ عصمت دری کا معاملہ پیش آیا ہے۔ مصدقہ ذرائع نے جمعرات کو بتایا کہ لڑکی اپنے گاؤں سے نانپارہ کوتوالی علاقے میں واقع اپنی بہن کے گھر گئی تھی۔ بدھ کو جب وہ اپنی بہن کے گھر سے لوٹ رہی تھی تبھی نامعلوم شخص نے اس کے ساتھ منہ کالا کیا اور موقع سے فرار ہوگیا۔ واقعہ کی اطلاع ملنے پر موتی پور اور نانپارہ کوتوالی پولیس کی ٹیم فوراً موقع پر پہنچی اور جانچ کا آغاز کیا۔ پولیس نے اس معاملے میں نامعلوم ملزم کے خلاف عصمت دری کا مقدمہ درج کیا ہے۔ تھانہ انچارج آر کے پانڈے نے بتایا کہ پولیس ملزم کی تلاش میں مصروف ہے اور جلد ہی گرفتار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ لڑکی کا علاج پولیس کی نگرانی میں اسپتال میں چل رہا ہے۔ یہاں اس کی حالت کی نگرانی کی جارہی ہے۔

پریاگ راج میں طلباء پر
طاقت کا استعمال افسوسناک: کانگریس

نئی دہلی: کانگریس نے کہا کہ اتر پردیش کے پریاگ راج میں پبلک سروس کمیشن کی من مانی کے خلاف احتجاج کررہے طلباء کی بات سننے کے بجائے ان پر لاٹھی چارج انتہائی افسوس ناک اور انتظامیہ کی ناکامی ہے کانگریس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے منگل کو ایک بیان میں کہا ''پریاگ راج میں اپنے مطالبات کے لیے احتجاج کر رہے طلبا پر لاٹھی چارج افسوسناک ہے۔ اتر پردیش پبلک سروس کی من مانی کے خلاف آواز اٹھانے والے طلبا کی باتوں کو توجہ سے سنا جانا چاہیے۔'' اپنے مطالبے کے تعلق سے احتجاج کررہے طلبا پر لاٹھی چارج پر تنقید کرتے ہوئے کانگریس ترجمان نے کہا کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب بی جے پی نوجوانوں کی آواز کو اس طرح دبانے کی کوشش کررہی ہے، اس سے پہلے بھی نوکریوں کے مطالبات کرنے یا بھرتی گھپلے اور پیپر لیک کے خلاف احتجاج کرنے پر ان کی آواز کو دبانے کی کوشش کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا'' کانگریس پارٹی نے یووا نیائے گارنٹی کے نوجوانوں کے انہیں مسائل کو سمجھ کر ٹھوس اقدامات کرنے کی بات کی تھی۔ اس کے تحت ہم نے 30 لاکھ سرکاری عہدوں پر فوری مستقل تقرری کی گارنٹی، پیپر لیک سے آزادی اور جاب کیلنڈر کے ذریعے مقررہ وقت کی حد کے اندر بھرتی سمیت پانچ وعدے کئے تھے۔''

طلبا کے ٹیپ کی رقم دوسرے اکاؤنٹ میں منتقل ہونے کی
شکایتوں کی جانچ کیلئے کلکتہ پولس نے ایس آئی ٹی کی تشکیل کی

کلکتہ: مغربی بنگال حکومت کے ذریعہ گیارہویں اور بارہویں جماعت جماعت کے طلبا کو ٹیپ کیلئے رقم جاری کیا جاتا ہے مگر اس سال طلبا کے اکاؤنٹ میں رقم پہنچنے کے بجائے دوسرے اکاؤنٹ میں چلے جانے کی شکایات بڑے پیمانے پر آرہے ہیں۔ اس طرح کی شکایت کم و بیش ریاست کے تمام اضلاع سے آرہی ہے۔ کلکتہ کے 100 سے زائد طلبا نے کلکتہ پولیس سے ٹیب کی رقم غائب ہونے کی شکایات کی ہیں۔ لالبازار نے ان تمام الزامات کی تحقیقات کے لیے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (SIT) تشکیل دی تھی۔ اس ٹیم میں 10 افسران شامل ہوں گے۔ ریاستی حکومت گیارہویں اور بارہویں جماعت کے طلباء کو پڑھائی میں سہولت کے لیے 10 ہزار روپے دیتی ہے۔ یہ رقم حکومت کی ''یوتھ ڈریم'' اسکیم کے تحت دی گئی ہے۔ پوجا سے پہلے طلبا نے متعلقہ پورٹل پر ٹیب کی خریداری کی رقم کے لیے درخواست دی۔ پوجا کے بعد حکومت نے یہ رقم جاری کی تھی۔ مبینہ طور پر کئی طلباء نے شکایت کی کہ ان کے اکاؤنٹ میں یہ رقم نہیں پہنچی ہے۔ اس کی شروعات مشرقی بردوان ضلع سے ہوئی۔ اسکول انتظامیہ نے الزام لگایا کہ کئی طالب علموں کے ٹیب کی رقم دوسرے بینک کھاتوں میں چلی گئی ہے۔ اس کے بعد مختلف اضلاع سے طلبہ کے پیسے غائب ہونے کی شکایات سامنے آئیں۔ یہ شکایت صرف ضلع تک محدود نہیں ہے۔ کلکتہ کے مختلف اسکولوں کے طلبہ پیسے نہیں ملنے کی شکایت کررہے ہیں۔ اس سلسلے میں پہلے ہی جادو پور، قصبہ، بنیا پوکھر، مانک تلہ، واٹ گنج، سرشونا، جوڑا سانکو، گلف گرین اور بھوانی پور تھانوں میں شکایتیں درج کرائی جاچکی ہیں۔ جادو پور کے ایک اسکول کے 12 اور ٹھاکر پوکر کے ایک اسکول کے 31 طلباء نے اپنے کھاتوں میں ٹیب کی رقم داخل نہیں ہونے کی شکایت کی ہے۔ اس کے علاوہ قصبہ میں 10، جوڑا سانکو میں 40 اور بنیا پوکھر میں پانچ لوگوں سے رقم غائب ہونے کی شکایتیں موصول ہوئی ہیں۔ زیادہ تر معاملات میں یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ایک شخص کا پیسہ دوسرے کے اکاؤنٹ میں چلا گیا ہے۔ مختلف اضلاع کی پولیس نے ایس آئی ٹی تشکیل دے کر تفتیش شروع کردی۔ متعدد افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ بدھ کو شمالی دیناج پور کے چوپڑا سے سرشونز اسکول کے طلبہ سے پیسے غائب کرنے کے الزام میں دو لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ گرفتار شدگان کی شناخت کرشنا پادا برمن اور شریف اسلام کے طور پر ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک کسان ہے، دوسرا چائے کا مزدور ہے۔ کلکتہ پولیس کے انٹیلی جنس محکمہ سے اطلاع ملنے پر اسلام پور تھانے کی پولیس نے ملزم کو گرفتار کرلیا۔ ذرائع کے مطابق سائبر کیفے کا تعلق دونوں ملزمان سے ہے۔ اس صورتحال میں اس مرتبہ کلکتہ پولس نے بھی ایک سیٹ تشکیل دے کر تحقیقات شروع کردی ہے۔ انہیں پتہ چل جائے گا کہ کلکتہ کے اسکولوں کے طلباء کا پیسہ کہاں جارہا ہے، اس میں کون ملوث ہے۔

غازی آباد میں اسکول بس میں لگی آگ، کوئی جانی نقصان نہیں

غازی آباد: غازی آباد کے کوشامبی میں اسکول بس میں آگ لگ گئی۔ بس میں آگ لگتے ہی اس کا ڈرائیور فرار ہوگیا۔ تاہم لوگوں نے کسی طرح بچوں کو بس سے باہر نکالا۔ بس میں تقریباً 16 بچے سوار تھے۔ فائر بریگیڈ کی ٹیم نے کسی طرح آگ پر قابو پالیا۔ یہ واقعہ صبح تقریباً 7.30 بجے پیش آیا۔ آگ پر قابو پانے کے بعد بس کو مین روڈ سے ہٹادیا گیا اور ٹریفک کو ہموار کردیا گیا۔ معلومات کے مطابق بس کا تعلق گلوبل اسکول سے تھا۔ کوشامبی پولیس اسٹیشن کے پیچھے آگ لگی تھی۔ آگ لگنے کی وجہ شارٹ سرکٹ ہے۔ پولیس کو اسکول بس میں آگ لگنے کی اطلاع ملی تھی۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کے تمام اہلکار موقع پر پہنچ گئے۔ بتایا گیا کہ جیسے ہی اسکول بس میں آگ لگی، بچوں میں چیخ و پکار مچ گئی۔ اسی دوران بچوں کی چیخ و پکار سن کر کچھ لوگ بھاگے اور بروقت بچوں کو بچا لیا۔ اسکول بس میں آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی اہلکار بھی خوفزدہ ہوگئے۔ تاہم یہ خوش قسمتی تھی کہ تمام بچوں کو بحفاظت بس سے باہر نکال لیا گیا۔

مسجد تنازعہ:
ہندو تنظیمیں
پھر سڑکوں پر اتریں گی

منڈی: چھوٹی کاشی منڈی میں مسجد کی غیر قانونی تعمیر کے حوالہ سے جاری تنازعہ کے درمیان ہندو تنظیمیں ایک بار پھر سڑکوں پر اترنے والی ہیں۔ چھوٹی کاشی دیو بھومی سنگھرش کمیٹی نے ایک بار پھر 19 نومبر کو منڈی شہر کے سیری منچ میں مسجد کی غیر قانونی تعمیر کے خلاف دھرنا و مظاہرہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ چھوٹی کاشی دیو بھومی سنگھرش کمیٹی کے کنوینر گوپال کپور اور شریک کنوینر گگن پردیپ بہل نے جمعرات کو منڈی میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس جگہ مسجد کی تعمیر کی گئی ہے وہاں پر ہندوؤں کا مندر ہوا کرتا تھا۔ ریونیو ریکارڈ میں یہ خسرہ نمبر 1280 ہے اور اس کا ثبوت یہاں بھی موجود ہے۔ اس زمین پر غلط طریقہ سے قبضہ کیا گیا اور بعد میں یہاں مسجد بنائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ متعدد بار ضلعی انتظامیہ سے مسجد کے مقام پر کھدائی کرانے کا مطالبہ کیا گیا لیکن آج تک انتظامیہ نے اس پر کوئی کارروائی نہیں کی۔ بار بار کی درخواستوں کے باوجود کوئی کارروائی نہ ہونے پر اب عوام کو دوبارہ سڑکوں پر آنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے عوام سے 19 نومبر کو صبح 11 بجے منڈی شہر کے تاریخی سیری منچ پر جمع ہونے کی اپیل کی تاکہ اس جگہ کی کھدائی اور واپسی کے حوالے سے حکومت اور انتظامیہ پر دباؤ بنایا جاسکے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ یہ احتجاج پرامن طریقے سے کیا جائے گا۔

یوپی: مظاہرین طلباء کے مطالبات یوگی سرکار کو تسلیم
ایک ہی دن میں کرایا جائے گا یوپی پی سی ایس کا امتحان

لکھنؤ: یوپی پی سی ایس امتحان کے حوالے سے چل رہی طلباء کی تحریک نے اپنا رنگ دکھا دیا ہے۔ امتحان کے متعلق طلباء کے مطالبہ کو حکومت کے ذریعہ مان لیا گیا ہے۔ اب یوپی پی سی ایس کا امتحان پہلے کی طرح ایک دن اور ایک ہی شفٹ میں کرایا جائے گا، دو دن امتحان والا حکم واپس لے لیا گیا ہے۔ ضلعی افسر اور کمیشن کے سکریٹری نے طلباء کے درمیان آ کر لاؤڈ اسپیکر سے اس بارے میں جانکاری دی۔ ڈی ایم نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے حکم پر کمیشن نے یہ فیصلہ لیا ہے۔ کچھ دیر بعد اس کا نوٹس بھی جاری کردیا جائے گا۔ دوسری جانب یوپی پبلک سروس کمیشن کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ آر او/ اے آر او کا امتحان منسوخ کردیا گیا ہے۔ اس کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، یہ کمیٹی امتحان کے متعلق فیصلہ لے گی۔ اس اعلان کو سننے کے بعد احتجاجی طلباء مشتعل ہوگئے اور تحریک کو جاری رکھنے کا اعلان کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ معاملے کو الجھانے کی کوشش ہے۔ احتجاجی طلباء کی تحریک ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ طلباء آر او/ اے آر او امتحان ایک دن میں کرانے اور پی سی ایس کے ابتدائی امتحان بھی ایک دن میں کرانے سے متعلق نوٹس جاری کرنے کی مانگ پر اڑے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ تاریخ میں پہلی بار پی سی ایس اور آر او/ اے آر او کے امتحانات دو روز میں کرانے کا شیڈول جاری کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے یہ امتحانات ایک ہی دن میں کرائے جاتے تھے۔ پی سی ایس کے امتحان کے لیے 5،75،154 امیدوار اور آر او/ اے آر او کے امتحان کے لیے 10،76،004 امیدوار رجسٹرڈ ہیں۔ حکومت کی جانب سے 19 جون 2024 کو ایک حکم جاری کیا گیا تھا کہ ایک شفٹ میں 5 لاکھ سے زیادہ امیدوار نہ ہوں، اس سے زیادہ امیدوار ہونے پر امتحان کئی شفٹوں میں کرائی جائے۔ اب یہ حکم منسوخ ہوگیا ہے۔

بچوں کو یتیم اور خواتین کو
بیوہ کرنے کے واقعات
عام ہو چکے ہیں: محبوبہ مفتی

سری نگر: پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی سربراہ محبوبہ مفتی نے جمعرات کو سری نگر کے سنڈے مارکیٹ میں ہونے والے حالیہ گرینیڈ حملے کی شدید مذمت کی، جس میں سنبل بانڈی پورہ سے تعلق رکھنے والی تین بچوں کی ماں عابدہ کی جان چلی گئی۔ سری نگر کے ایک اسپتال میں علاج کے دوران ان کی موت ہوگئی۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے محبوبہ مفتی نے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں سنبل میں عابدہ کے گھر گئی، وہ تین چھوٹے بچوں کی ماں تھی، اور ان کا بے وقت انتقال انتہائی افسوسناک ہے۔ پچھلے 30-35 سالوں سے ہم اسی طرح کے واقعات دیکھ رہے ہیں۔ بچوں کو یتیم اور خواتین کو بیوہ کرنے کے واقعات بہت عام ہو چکے ہیں۔

جھارکھنڈ اسمبلی میں مبینہ غیر قانونی تقرریوں کی سی بی آئی تفتیش پر روک

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جھارکھنڈ اسمبلی میں 2005 سے 2007 کے درمیان ہونے والی مبینہ غیر قانونی تقرریوں کی سی بی آئی تحقیقات پر ہائی کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ جھارکھنڈ ہائی کورٹ نے اس معاملے میں شیو شنکر شرما نامی درخواست گزار کی جانب سے داخل کردہ مفاد عامہ کی درخواست پر سماعت کے بعد 23 ستمبر کو سی بی آئی تحقیقات کا حکم جاری کیا تھا۔ اس حکم کو جھارکھنڈ حکومت اور ریاستی اسمبلی نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ جسٹس بی آر گوائی اور جسٹس کے وی وشواناتھن پر مشتمل بنچ نے اس کیس کی سماعت کی اور ہائی کورٹ کے حکم کو غیر منطقی قرار دیا۔ شیو شنکر شرما کی جانب سے دائر درخواست میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ 2005 سے 2007 کے دوران اسمبلی میں ہونے والی تقرریوں میں بڑے پیمانے پر بدعنوانیاں ہوئیں۔ ان الزامات کی تحقیقات کے لیے جسٹس وکرمادتیہ پرساد کے تحت ایک رکنی کمیشن بنایا گیا تھا جس نے 2018 میں اپنی رپورٹ گورنر کو پیش کی۔ رپورٹ میں تین سابق اسمبلی اسپیکرز اور متعدد افسران کی ذمہ داری پر سوالات اٹھائے گئے اور 30 نکات پر سفارشات دی گئیں۔ رپورٹ کے مطابق کچھ افسران اور عملے کو ان بے قاعدگیوں کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ 2018 میں اسی رپورٹ کی بنیاد پر دو مشترکہ سکریٹریز، رام ساگر اور رویندر سنگھ کو لازمی ریٹائرمنٹ دی گئی لیکن دیگر افراد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ بعد ازاں حکومت نے اس رپورٹ کو مبہم قرار دیتے ہوئے جسٹس ایس جے مکھوپادھیائے کی قیادت میں ایک دوسرا کمیشن قائم کیا۔ ذرائع کے مطابق، ان تقرریوں کا آغاز سابق اسپیکر اندر سنگھ نامدھاری کے دور میں ہوا اور یہ سلسلہ اسپیکر عالمگیر عالم کے دور میں مکمل ہوا تھا۔

ایکناتھ شنڈے، اجیت پوار،
ملند دیورا ممبئی کو غداروں کا اڈہ بنانے کی
کوشش کررہے ہیں: ریونت ریڈی

حیدرآباد: تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے مہاوکاس اگھاڑی کے مشترکہ امیدوار آدتیہ ٹھاکرے کی حمایت میں ورلی حلقہ میں روڈ شو میں حصہ لیا۔ اس موقع پر انہوں نے ایکناتھ شنڈے، اجیت پوار، ملند دیورا کو غدار قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ تینوں مل کر ممبئی کو غداروں کا اڈہ بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بال ٹھاکرے نے ایکناتھ شنڈے کو وزیر بنایا مگر اس نے ادھو ٹھاکرے کو پیٹھ میں خنجر گھونپنے کا کام کیا۔ شرد پوار نے اجیت پوار کو وزیر بنایا لیکن انہوں نے اپنے چچا کی پیٹھ میں خنجر گھونپا۔ راہل گاندھی نے ملند دیورا کو مرکزی وزیر بنایا تاہم انہوں نے راہل گاندھی کو دھوکہ دیا اور یہ تمام ایک جگہ ہوگئے۔

اسرو پر خرچ ہوئے فی روپے کا سماج کو ڈھائی روپے ریٹرن ملا: اسرو سربراہ

نئی دہلی: ہندوستانی خلائی تحقیقی تنظیم (اسرو) کے سربراہ ڈاکٹر ایس سومناتھ نے کہا ہے کہ خلائی ایجنسی میں لگائے گئے پیسے سے سماج کو فائدہ ہوا ہے۔ اسرو کے ذریعہ خرچ کیے گئے فی روپے پر سماج کو ڈھائی روپے کا ریٹرن حاصل ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسرو نے یہ پتہ لگانے کے لیے حال میں ایک اسٹڈی کی تھی کہ خلائی ایجنسی میں لگائی گئی رقم سے سماج کو کوئی فائدہ ہوا ہے یا نہیں۔ ڈاکٹر سومناتھ کرناٹک رہائشی تعلیمی انسٹی ٹیوٹ سوسائٹی کے آر ای آئی ایس پہنچے تھے جہاں انہوں نے طلبا سے بات چیت کے دوران یہ جانکاری دی۔ اس اجلاس کا انعقاد کرناٹک حکومت کے سماجی فلاح محکمہ اور سائنس و ٹکنالوجی محکمہ نے کیا تھا۔ ڈاکٹر سومناتھ نے بتایا کہ اسرو کا مقصد خلائی حدود میں فعال ممالک کے ساتھ برتری کی لڑائی میں شامل ہونے کے بجائے ملک کی خدمت کرنا ہے۔ ایسا کرنے کے لیے اسرو کو وہ کرنے کی آزادی چاہیے جو وہ کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلائی ٹکنالوجی میں کاروباری مواقع کے لیے ایک ماحولیاتی نظام قائم کرکے یہ آزادی حاصل کی جاسکتی ہے۔ سومناتھ نے کہا کہ چاند سے جڑی مہم پر کافی خرچ ہوتا ہے اور ہم مالی مدد کے لیے صرف حکومت پر منحصر نہیں رہ سکتے۔ ہمیں کاروباری مواقع پیدا کرنے ہوں گے۔ اگر آپ کو اسے جاری رکھنا ہے تو آپ کو اس کی افادیت ثابت کرنی ہوگی۔ ورنہ جب ہم کچھ کریں، تب سرکار ہم سے اسے بند کرنے کے لیے کہے گی۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اسرو خلائی تحقیقات کے علاوہ بھی بہت کچھ کرتا ہے۔ اسی سلسلے میں ایک سوال کے جواب میں سومناتھ نے ان پروجیکٹوں کی مثال پیش کی جن سے لوگوں کو سیدھے فائدہ پہنچتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ماہی گیروں کو صلاح جاری کرتے ہیں۔ ہماری صلاح سے وہ جان پاتے ہیں کہ مچھلی پکڑنے کے لیے سب سے مناسب جگہ کہاں ہے۔ اپنی زندگی کو متاثر کرنے والی چیزوں کے بارے میں پوچھے جانے پر اسرو سربراہ نے کہا کہ ان کے ٹیچروں نے ان کو صحیح راہ دکھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے اپنے فزکس ٹیچر راجپا اور ریاضی ٹیچر پال کے بارے میں بات کی جنہوں نے نہ صرف اچھے نمبر حاصل کرنے میں بلکہ موضوع پر اچھی پکڑ بنانے میں ان کی کافی مدد کی۔

شہر احمد نگر میں عظمت اقبال کے افسانوی مجموعہ
''ادھوری تخلیق'' کا اجراثانی تاریخ ساز کامیابی سے ہمکنار

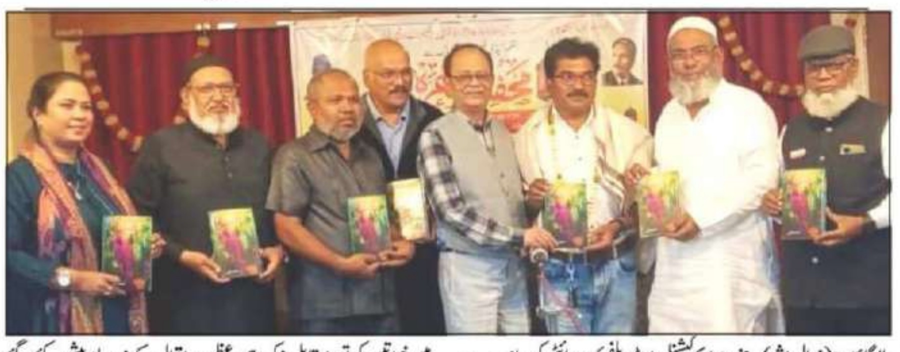

مالیگاؤں: (خیال اثر) مخدوم ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کی جانب سے یوم علامہ اقبال کے موقع پر منعقد مشاعرے میں عظمت اقبال کے افسانوی مجموعہ "ادھوری تخلیق" کا اجرا ثانی عمل میں آیا۔ رسم اجرا اور مشاعرے کا انعقاد محترم عابد خان اور عالمی شہرت یافتہ شاعرہ محترمہ قمر سرور کی رہنمائی میں کیا گیا۔ شہر کے رحمت سلطان ہال میں منعقد اس عظیم وشان تقریب کی صدارت شہر مالیگاؤں سے تشریف لائے منفرد لب و لہجے کے شاعر ڈاکٹر نعیم اختر نے فرمائی۔ شہر و بیرون شہر و ریاست سے شعراء نے باذوق سامعین کے روبرو اپنے کلام پیش کر کے داد و تحسین وصول کی۔ تقریب کے پہلے حصے میں افسانوی مجموعہ کی اجرا سے ہوا۔ محترمہ قمر سرور نے مصنف عظمت اقبال کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ آپ نے واضح کیا کہ یہ پہلا موقع ہے جب احمد نگر شہر میں کسی افسانوی مجموعے کا اجراء ہورہا ہے۔ احمد نگر شہر کے ادبی حلقے و سامعین کے لئے یہ سعادت کا مقام ہے کہ عالمی سطح پر شہرت یافتہ افسانوی مجموعہ کا اجرا ثانی اس شہر میں ہورہا ہے۔ اس مجموعہ کا پہلا ایڈیشن پریس فار پیس پبلی کیشن انگلینڈ کے ذریعے پڑوسی ملک پاکستان میں شائع ہوچکا ہے۔ رسم اجراء کی ادائیگی کے بعد عظمت اقبال نے اپنا افسانہ سامعین کے روبرو منفرد انداز میں پیش کیا۔ ہال میں کثیر تعداد میں سامعین کی تعداد موجود تھی جن میں خواتین کی تعداد قابل ذکر رہی۔ عظمت اقبال کے ذریعے پیش کئے گئے افسانے کو سامعین نے نہ صرف یہ کہ انہماک سے سنا بلکہ افسانہ پر پسندیدگی کا اظہار بھی کیا۔ افسانوی مجموعہ کو اعزازی و طے شدہ قیمت پر بڑی تعداد میں خریدا گیا۔ عظمت اقبال نے مخدوم ایجوکیشنل سوسائٹی اور بالخصوص عابد خان اور قمر سرور کی خدمت میں اپنا اظہار تشکر پیش کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ صنف شاعری کی طرح اردو ادب کی بازیابی کے لئے ضروری ہے کہ افسانہ نگاری کے فن پر بھی توجہ دی جائے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ شہر احمد نگر کے باذوق قارئین افسانوں کو اپنے مطالعے کا حصہ بنائیں گے۔ شہر مالیگاؤں سے مصور علی عمران نا صرف اس تقریب میں شامل ہوئے بلکہ قمر سرور کی اپنے ہاتھوں سے بنائی تصویر پیش کی۔ علی عمران کے فن مصوری کی اسٹیج پر موجود مہمانان اور سامعین نے بے انتہا پذیرائی کی۔ تقریب کے دوسرے حصے میں مدعو شعرا نے اپنے کلام پیش کئے۔ اپنے صدارتی خطبہ میں ڈاکٹر نعیم اختر نے عظمت اقبال کے فن افسانہ نگاری کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اپنی نیک خواہشات کا اظہار فرمایا۔ اس تقریب میں سامعین دیر رات تک اپنی نشستوں پر جمے رہے۔ اس کامیاب تقریب کے انعقاد پر شہریان احمد نگر کی جانب سے منتظمین کو مبارکبادیں پیش کی جارہی ہیں۔

بقیہ: سری رنگا پٹن مسجد ...... ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کے اروند کامتھ نے دلیل دی کہ سائٹ کو محفوظ یادگار قرار دیئے جانے کی حیثیت کے باوجود مدرسہ کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ انہوں نے امن و امان کے مسائل پر تشویش کا حوالہ دیا، اور کارروائی کے لیے عدالتی ہدایات کی درخواست کی۔ دوسری طرف، ریاستی حکومت اور وقف بورڈ کے قانونی نمائندوں نے یہ کہتے ہوئے دفاع کیا کہ وقف بورڈ 1963 سے جائیداد کا تسلیم شدہ مالک ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسجد کے اندر مدرسہ کی کارروائیاں وقف قانون کے تحت جائز ہیں۔ چیف جسٹس این وی انجاریا کی قیادت میں ڈویژن بنچ نے مزید دلائل کے لیے کیس کی سماعت ملتوی کرتے ہوئے اگلی سماعت 20 نومبر کو مقرر کی۔ واضح رہے کہ سری رنگا پٹن جامع مسجد کو لے کر پہلے بھی تنازعہ رہا ہے۔ ہندو شدت پسندوں کی جانب سے اسے ایک مندر قرار دے کر ہنگامہ کیا جاتا رہا ہے۔ کرناٹک ہائی کورٹ میں ایک PIL دائر کی گئی تھی جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ سری رنگا پٹن میں واقع جامع مسجد کا موجودہ ڈھانچہ ٹیپو سلطان نے موڈلا بگیلو انجنے یا سوامی مندر کی جگہ بنایا تھا۔ یہ عرضی بجرنگ سینا نامی تنظیم نے دائر کی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ مذکورہ مندر کو ٹیپو سلطان نے جزوی طور پر گرایا تھا اور پھر یہاں جامع مسجد بنائی گئی تھی۔

ریلائنس اور ڈزنی کے درمیان مشترکہ منصوبے کا لین دین مکمل: ریلائنس نے مشترکہ منصوبے میں
11,500 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی نیتا ایم امبانی مشترکہ منصوبے کی چیئر پرسن ہوں گی

Disney+ hotstar
×
Reliance
Industries Limited

ممبئی: بربینک، کیلیفورنیا، 14 نومبر 2024۔ ریلائنس انڈسٹریز لمیٹ (آر آئی ایل)، وایکام 18 میڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ (وایکام۔18) اور دی والٹ ڈزنی کمپنی (این وائی ایس ای ڈی آئی ایس) (ڈزنی) نے اعلان کیا کہ وائکام 18 کے میڈیا اور جیوسنیما کاروباروں کو اسٹار انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ (ایس آئی پی ایل) میں انضمام پورا ہوگیا ہے۔ این سی ایل ٹی ممبئی، بھارتیہ مسابقتی کمیشن اور دیگر ریگولیٹر اتھارٹیز کے ذریعہ منظوری کے بعد یہ اعلان کیا گیا۔ اس کے علاوہ ریلائنس نے جوائنٹ وینچر میں 11,500 کروڑ روپے یعنی (1,4 بلین امریکی ڈالر) کی سرمایہ کاری ہے۔ جوائنٹ وینچر نے وایکام 18 اور آر آئی ایل کو شیئر الاٹ کردیئے ہیں۔ اس لین۔ دین میں جوائنٹ وینچر کی مالیت پوسٹ منی بیس پر 70,352 کروڑ روپے یعنی 8.5 بلین امریکی ڈالر مانی گئی ہے۔ جوائنٹ وینچر پر آر آئی ایل کا کنٹرول رہے گا۔ اس میں آر آئی ایل کا 16.34%، وایکام 18 کا 46.82 اور ڈزنی کا 36.84 حصہ ہوگا۔ نیتا ایم امبانی مشترکہ منصوبے کی چیئر پرسن ہوں گی، جبکہ ادے شنکر کو اسٹریٹجک رہنمائی کے لیے مشترکہ منصوبے کا نائب چیئرمین بنایا گیا ہے۔ جوائنٹ وینچر ہندوستان میں ٹی وی اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر سب سے زیادہ باوقار اور پرکشش میڈیا برانڈ رکھتا ہے۔ ٹی وی چینلز اسٹار اور کلرز کے علاوہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر جیوسنیما اور ہاٹ اسٹار ناظرین کو تفریحی اور کھیلوں سے متعلق مواد کا وسیع انتخاب فراہم کریں گے۔ جوائنٹ وینچر بھارت کی سب سے بڑی میڈیا اور تفریحی کمپنیوں میں سے ایک ہوگی، جس کا پرو۔ فارما مشترکہ ریونیو مارچ 2024 میں ختم ہونے والے مالی سال کیلئے تقریباً 26,000 کروڑ روپے یعنی (3.1 بلین امریکی ڈالر) رہا۔ مشترکہ منصوبہ 100 سے زیادہ ٹی وی چینلز چلاتا ہے اور سالانہ 30,000 گھنٹے سے زیادہ ٹی وی تفریحی مواد تیار کرتا ہے۔ جیوسنیما اور ہاٹ اسٹار ڈیجیٹل پلیٹ فارم کی کل سبسکرپشن بیس 5 کروڑ سے زیادہ ہے۔ مشترکہ منصوبے کے پاس کرکٹ، فٹ بال اور دیگر کھیلوں میں کھیلوں کے حقوق کا ایک بڑا پورٹ فولیو ہے۔ مسابقتی کمیشن آف انڈیا نے 27 اگست 2024 کو لین دین کی منظوری دی تھی۔ سی سی آئی کے علاوہ یورپی یونین، چین، ترکی، جنوبی کوریا اور یوکرین کے اینٹی ٹرسٹ حکام نے بھی اس معاہدے کی منظوری دے دی ہے۔ مشترکہ منصوبے پر بات کرتے ہوئے، جناب مکیش ڈی امبانی، چیئرمین اور مینجنگ ڈائریکٹر، ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ نے کہا، اس مشترکہ منصوبے کے قیام کے ساتھ، ہندوستانی میڈیا اور تفریحی صنعت ایک تبدیلی کے دور میں داخل ہورہی ہے۔ ڈزنی کے ساتھ ہمارے تعلقات کے علاوہ، ہماری گہری تخلیقی مہارت اور ہندوستانی صارفین کے بارے میں ہماری بے مثال سمجھ ہندوستانی سامعین کے لیے سستی قیمتوں پر بے مثال مواد کو یقینی بنائے گی۔ میں مشترکہ منصوبے کے مستقبل کے بارے میں بہت پرجوش ہوں اور اس کی ہر کامیابی کی خواہش کرتا ہوں۔ والٹ ڈزنی کے سی ای او رابرٹ اے۔ ایگر نے کہا،" یہ ہمارے ساتھ ساتھ ہندوستان میں صارفین کے لیے ایک پرجوش لمحہ ہے، کیونکہ ہم ریلائنس کے ساتھ مل کر اس اہم میڈیا میں داخل ہونے والے پہلے شخص ہوں گے۔ ہم سامعین کو تفریح، کھیلوں کے مواد اور ڈیجیٹل خدمات کا ایک مضبوط پورٹ فولیو فراہم کریں گے۔ بودھی ٹری سسٹمز کے شریک بانی، ادے شنکر نے کہا،"جیمز اور میں ہندوستان میں میڈیا اور تفریحی صنعت کو تبدیل کرنے کے لیے اس سفر میں شراکت داری کے لیے پرجوش ہیں، ہم تخلیقی صلاحیتوں کو چلانے، تبدیلی لانے اور بے مثال تجربہ فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ نئے دور کے صارف ایک ساتھ مل کر، ہم ہندوستان کا سب سے بڑا مربوط میڈیا پلیٹ فارم بنانا چاہتے ہیں جو جدید اور دلچسپ طریقوں سے بے مثال تجربات فراہم کرے گا۔ مشترکہ منصوبے کی قیادت تین سی ای او کریں گے۔ کیون واز تمام پلیٹ فارمز پر تفریحی تنظیم کی قیادت کریں گے۔ کرن منی مشترکہ ڈیجیٹل تنظیم کا چارج سنبھالیں گے۔ سنجوگ گپتا مشترکہ کھیلوں کی تنظیم کی قیادت کریں گے۔ وہ مل کر انڈسٹری میں نئے معیار قائم کریں گے۔ ایک الگ لین دین میں آر آئی ایل نے وایکام 18 میں پیراماونٹ گلوبل کی 13.01% کی پوری حصہ داری 4,286 کروڑ روپے میں خرید لی ہے۔ نتیجتاً اب وایکام 18 کی ملکیت آر آئی ایل کے پاس 70.49%، نیٹ ورک 18 میڈیا اینڈ انوسٹمنٹس لمیٹڈ کے پاس 13.54% اور بودھی ٹری سسٹمز کے پاس 15.97% رہے گا۔